قدیم و جدید آسمانی کتب و صحائف میں

# نویدِ ختمُ الرُّسل صلی اللہ علیہ وسلم

www.KitaboSunnat.com

احمد دیدات

مترجم: سیّد طارق جاوید مشہدی

BEACON BOOKS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قدیم وجدید آسمانی کتب وصحائف میں

# نویدِ ختم الرسل ﷺ

DATA ENTERED

www.KitaboSunnat.com

احمد دیدات

مترجم: سید طارق جاوید مشہدی

۲۲۷۴۹

بیکن بُکس
BEACON BOOKS
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 042-37320030
• گلگشت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791
E-mail:info@beaconbooks.com.pk
Web: www.beaconbooks.com.pk

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297.0792 احمد دیدات
نوید ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم / احمد دیدات
ملتان، لاہور -: بیکن بکس، 2010ء۔
ص 112
1. اسلام - تحقیق۔

27249

اشاعت : 2010ء

عبدالجبار نے
حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور
سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان۔ لاہور
سے شائع کی۔

قیمت : -/120 روپے

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

ISBN : 978 - 969 - 534 - 188 - 9

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



LIBRARY

# فہرست


پیش لفظ 7

قرآن میں دیگر آسمانی کتب کے حوالے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ 7

## 1- بائبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Beast کون، پوپ یا کسنجر؟ 15

13 کا خوش قسمت ہندسہ 16

کیوں کچھ نہیں؟ 17

نام سے نہیں 18

پیش گوئی کیا ہے؟ 19

موسیٰ علیہ السلام کی طرح پیغمبر 20

عیسیٰ اور موسیٰ علیہم السلام میں تین غیر مماثلتیں 21

## 2- آٹھ نا قابل تردید دلائل

ماں اور باپ 22

معجزانہ پیدائش 22

شادی 24

عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی قوم نے ساتھ نہ دیا 24

دنیاوی سلطنتیں 24


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عیسیٰ علیہ السلام نیا مذہب لیکر نہیں آئے تھے 26
ان کا انتقال کیسے ہوا؟ 28
جنّت کے مکین 28

## 3- بائبل میں تذکرہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید ثبوت

اسماعیل پہلوٹی کی اولاد 29
عرب اور یہودی 30
اللہ کے الفاظ کس کے منہ میں ہوں گے؟ 30
اُمی پیغمبر 33
اہم نکتہ 34
اللہ تعالیٰ کا انتباہ بھی بے اثر ہو گیا 34
معجزوں کا معجزہ 35

## 4- عہد نامہ جدید میں موجود دلائل

یحیٰی علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ لے لی 37
تین سوالات 39
"وہ" ایک پیغمبر 39
سچائی معلوم کرنے کا پیمانہ 40
عظیم ترین رہنما کون؟ 41
قرآن مجید کا فرمان 42

27249

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## 5-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائبل کی پیش گوئیاں


بائبل میں تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 45
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذات بابرکات 46
محمد صلی اللہ علیہ وسلم-پیغمبر جن کا وعدہ کیا گیا تھا 47
محبوب خدا۔ 49
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت 49
بائبل میں قرآن کے بارے میں پیش گوئی 51
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم-پیغمبر موعود 53
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بائبل کے "فارقلیط" ہیں 54
کیا مذہبی سیادت کی منتقلی کی پیش گوئی کی گئی 55
انجیر کے درخت کی مثال 56
کیا تمام پیش گوئیاں محض اتفاقات ہیں؟ 58
"آنے والے" کے 10 ہزار ساتھی 58


## 6-مسیحیت عالمگیر مذہب نہیں


محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام اقوام عالم کے لیے ہے 62
"بائبل کا خدا" صرف ایک قوم کا خدا 63


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# پیش لفظ

## قرآن میں دیگر آسمانی کتب کے حوالے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ:

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی انبیاء پر بھی ایمان رکھیں۔ البتہ عمل صرف خاتم النبین کی تعلیمات پر کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں تفریق یا بعض کو تسلیم کرنے اور بعض کو نہ کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔ سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

> ''جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے مابین فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی اور راہ نکالیں ''یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں۔۔۔۔''
>
> (151-150:4)

اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر (اور دوسرے تمام لوگوں پر بھی) اپنے تمام انبیاء پر یقین رکھنے کو ایمان کی شرط قرار دیا ہے تو اہلِ کتاب کو بھی خاص طور پر تاکید ہے کہ وہ بھی آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں کیونکہ اب سابقہ پیغمبروں کی رسالت ختم ہو چکی اور اب نئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دور شروع ہو گیا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کو بجا طور پر یاد بھی دلایا ہے کہ تم لوگوں کے لیے نئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ آپؐ کی آمد کا تذکرہ تو پہلی آسمانی کتابوں میں آچکا ہے۔

سورۃ ''المائدہ'' میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ''اے اہلِ کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے ہیں کہ جو کچھ تم کتاب (الٰہی) میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تمہیں کھول کر بتا دیتے ہیں اور بہت سی باتوں سے وہ درگزر کرتے ہیں۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔'' (15:5)

اللہ تعالیٰ نے واضح نشاندہی کر کے بتا بھی دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری پیغمبر کی حیثیت سے تشریف آوری کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں آچکا ہے جسے اہلِ کتاب اب جان بوجھ کر چھپا رہے ہیں۔ سورۃ ''البقرہ'' میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

> ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو اسے پہچانتے ہیں جیسے کوئی اپنے بچوں کو پہچانے۔ ان کی ایک جماعت حق کو پہچان کر پھر چھپاتی ہے۔'' (146:2) (ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی)

مولانا فتح محمد جالندھری نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

> ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ ان پیغمبر آخرالزمان کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں مگر ایک فریق ان میں سے سچی بات کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے۔'' (146:2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن مجید میں ایک اور مقام پر بالکل واضح انداز میں اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ تورات اور انجیل کے ماننے والے ان کتابوں سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر موجود پاتے ہیں اور ان کی مدد سے رسول اللہ کو پہچان بھی سکتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ سورۃ الانعام میں ارشاد ہے:

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔۔۔"
(20:6)

اسی طرح سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ جو محمدؐ رسول (اللہ) کی جو نبی امی ہیں پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔۔۔" (157:7)

سیرت کی کتابوں میں ایک واقعہ درج ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تائید کرتا ہے کہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی پہچان لیا تھا کہ آپ سچے نبی ہیں مگر چونکہ وہ اس انتظار میں تھے کہ آخری نبی اسرائیلیوں میں سے ہوگا اس لیے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے بہت دکھ پہنچا اور وہ آپؐ کے دشمن ہو گئے۔ سیرت کی مشہور کتاب "الرحیق المختوم" میں ابن اسحاق کے حوالے سے یہ واقعہ مذکور ہے۔

"ان کا ارشاد ہے کہ مجھے ام المومنین حضرت صفیہؓ بنت حیی بن اخطب سے یہ روایت ملی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں اپنے والد اور چچا ابو یاسر کی بہت چہیتی تھی۔ میں چچا اور والد سے جب کبھی ان کی کسی بھی اولاد کے ساتھ ملتی تو وہ اس کی بجائے مجھے ہی اٹھاتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور قبا میں بنو عمرو بن عوف کے یہاں نزول فرما ہوئے تو میرے والد حیی بن اخطب اور چچا ابو یاسر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خدمت میں صبح تڑکے حاضر ہوئے اور غروب آفتاب کے وقت واپس آئے۔ بالکل تھکے ماندے، گرتے پڑتے، لڑکھڑاتی چال چلتے ہوئے۔ میں نے حسب معمول چہک کر ان کی طرف دوڑ لگائی لیکن انہیں اس قدر غم تھا کہ بخدا دونوں میں سے کسی نے بھی میری طرف التفات نہ کیا اور میں نے اپنے چچا کو سنا وہ میرے والد سے کہہ رہے تھے:

''کیا یہ وہی ہے؟'' (جس کا تذکرہ کتابوں میں آیا ہے)

انہوں نے کہا ''ہاں خدا کی قسم'' (یہ وہی ہے)

چچا نے کہا ''کیا آپ انہیں ٹھیک پہچان رہے ہیں؟''

والد نے کہا ''ہاں''۔

چچا نے کہا ''تو اب آپ کے دل میں ان کے متعلق کیا ارادے ہیں؟''

والد نے کہا: ''عداوت۔ خدا کی قسم۔ جب تک زندہ رہوں گا'' (اس کی نہ چلنے دوں گا)

اور مشہور یہودی عالم حضرت عبداللہ بن سلام کے قبول اسلام کا واقعہ بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہود رسول اللہؐ کے سچے نبی ہونے کو دل میں تسلیم کرتے تھے مگر بدنیتی کی بنا پر اقرار نہیں کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام تورات اور دوسری آسمانی کتابوں کے بڑے عالم تھے اور آنے والے نبی کی نشانیوں سے باخبر تھے چنانچہ جونہی انہیں بنونجار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی اطلاع ملی آپ بڑے اشتیاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے علم کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات پوچھے جن کے جوابات کسی پیغمبر کو ہی معلوم ہو سکتے ہیں اور جب آپؐ نے ان سوالوں کے اطمینان بخش جواب دے دیئے تو وہ فوراً دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا سلام لانا خالصتاً ان کا تورات میں رسول اللہؐ کی آمد کے تذکرے سے آگاہی کی بنا پر تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## فرمانِ خداوند تعالیٰ:

''اے نبی ان سے کہو'' تم نے سوچا بھی کہ اگر یہ کلام اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کا انکار کر دیا (تو تمہارا انجام کیا ہوگا؟) اور اس جیسے ایک کلام پر تو بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت بھی دے چکا ہے۔'' (10:46)

(علامہ عبداللہ یوسف علی نے اپنے ترجمہ میں اس گواہ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا ہے۔ ملاحظہ ہو اس آیت کی تشریح نمبر 4/4783) تاہم بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اس سے حضرت عبداللہ بن سلام مراد ہیں جو مدینہ کے ممتاز یہودی عالم تھے اور بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور اس کی دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ اس آیت کے اگلے حصے میں کہا گیا کہ ''وہ ایمان لے آیا اور تم تکبر میں پڑے رہے'' تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ کوئی ایسا شخص تھا جو کسی کلام پر ایمان لایا تھا اور پیغمبر تو خود کلام کا امین ہوتا ہے اسے ایمان لانے کی تو ضرورت نہیں ہوتی۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اب جو ایک کتاب اللہ کی طرف سے ان کے پاس آئی ہے، اس کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے؟ باوجودیکہ وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس پہلے سے موجود تھی، باوجودیکہ اس کی آمد سے پہلے وہ خود کفار کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے مگر جب وہ چیز آئی، جسے وہ پہچان بھی گئے تو انہوں نے اسے ماننے سے انکار دیا۔'' (89:2)

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن میں لکھا ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بے چینی کے ساتھ اس نبی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



منتظر تھے جس کی بعثت کی پیش گوئیاں ان کے انبیاء نے کی تھیں۔ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ جلدی سے "وہ" آئے تو کفار کا غلبہ مٹے اور پھر ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہلِ مدینہ اس بات کے شاہد تھے کہ بعثت محمدیؐ سے پہلے ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی کی امید پر جیا کرتے تھے اور ان کا آئے دن کا تکیۂ کلام یہی تھا کہ "اچھا! اب تو جس جس کا جی چاہے ہم پر ظلم کر لے جب وہ نبی آئے گا تو ہم ان سب ظالموں کو دیکھ لیں گے۔"

ان تمام حقائق کی روشنی میں یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نبی کی حیثیت سے پیش گوئیاں سابقہ انبیاء کی کتابوں میں موجود تھیں مگر بعد میں آنے والوں نے اپنی ضروریات کی خاطر ان کتابوں میں اگرچہ تحریفات بھی کر دیں مگر پھر بھی سب کچھ نکالا نہ جا سکا اور آپ آئندہ اوراق میں دلائل کی روشنی میں پوری طرح جان لیں گے کہ سابقہ انبیا پر نازل ہونے والی کتابیں خود گواہی دے رہی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ایک مخصوص وقت کے لیے تھی اور وہ اپنے سے پہلے نبی کے دین کی تصدیق کے لیے تشریف لائے تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت قیامت تک کے لیے ہے اور آپؐ نے سابقہ انبیاء کی رسالت اور کتابوں کی تصدیق کے ساتھ ایک نیا دین بھی پیش کیا جو اپنی روح کے اعتبار سے تو وہی تھا جس پر حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء علیہم السلام عمل پیرا رہے مگر اس میں آنے والے تمام زمانوں کی ضروریات بھی سمو دی گئی ہیں۔ حیرت ہے کہ ماضی میں اور آج بھی اہلِ کتاب اور دوسرے غیر مسلموں میں بڑے بڑے سکالرز اور نابغہ روزگار شخصیات موجود ہیں مگر وہ اپنی ہی کتابوں میں تحریفات سے محفوظ رہ جانے والے مندرجات کو قبول کرنے سے گریزاں ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جو کچھ ان پہلی آسمانی کتابوں سے حذف کر دیا گیا یا ان میں ردوبدل کر دیا گیا ممکن ہے ان میں بالکل واضح انداز میں پیغمبر آخر الزمان کا تذکرہ اور پیش گوئیاں موجود ہوں۔ احمد ویدات خداداد صلاحیتوں سے بہرہ ور ایک نابغہ تھے جنہیں محترم ڈاکٹر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذاکر نائیک کی طرح تمام آسمانی کتابوں پر عبور حاصل تھا اور انہوں نے ایک عرصہ تک یورپ، افریقہ اور امریکہ میں غیر مسلم مبلغین کو مشکل میں ڈالے رکھا۔ کسی کے خیالات کو دوسری زبان میں منتقل کرتے وقت بہت سی نزاکتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ کوشش کی ہے کہ وہ تمام تقاضے پورے ہوں جو مفہوم کو قاری کے دائرہ اوراک میں لانے کے لیے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔ قارئین سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھول یا غلطی نظر آئے اس کی نشاندہی سے گریز نہ کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے درست کروا دیا جائے۔ عبارت آرائی میں اگر کوئی کمی محسوس ہو تو اسے ایک مبتدی کی ناپختگی سمجھ کر درگزر فرمائیں۔ اس لیے کہ یہ میری پہلی کاوش ہے۔

دُعاء ہے کہ احمد دیدات نے جن لوگوں کو اس میں دعوت فکر دی ہے ان کی چشمِ بصیرت بھی ان حقائق تک پہنچ سکے اور ان کے قلب نور ہدایت سے منور ہوں یہاں ضمناً عرض ہے کہ ڈاکٹر جمال بداوی اور بیرسٹر اے ڈی اجی جولا کے موضوع سے متعلق دو مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں۔ اول الزکر کا تعلق امریکہ اور موخر الذکر کا نائیجیریا سے ہے توقع ہے دونوں مضامین قارئین کو پسند آئیں گے۔ آمین۔

سید طارق جاوید مشہدی

پرنسپل: بلوم فیلڈ ہال سکول

اے ای ایس۔ لال پیر۔ محمود کوٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 1- بائبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جناب چیئرمین! معزز خواتین و حضرات! آج کی شام ہونے والی گفتگو کے عنوان ''بائبل محمدؐ کے بارے میں کیا کہتی ہے'' آپ میں سے بہت سے حاضرین کے لیے باعث حیرت ہوگا کیونکہ اس پر بات کرنے والا ایک مسلمان ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوگیا کہ ایک مسلمان یہودیوں اور عیسائیوں کی آسمانی کتابوں میں مذکور پیش گوئیوں کا انکشاف کر رہا ہے؟

آج سے کوئی تیس برس قبل جب میں نوجوان تھا تو میں نے ڈربن جنوبی افریقہ میں ''رائل تھیٹر'' میں ہٹن نامی ایک عیسائی مذہبی رہنما کے کچھ لیکچرز سنے تھے۔

## Beast کون، پوپ یا کسنجر؟

یہ معزز پادری بائبل کی پیشین گوئیوں کی وضاحت کر رہا تھا۔ اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ عیسائیوں کی بائبل میں سوویت روس کے عروج اور روزِ قیامت کی بھی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ایک موقع پر تو اس نے یہ بات بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بائبل میں پوپ کے بارے میں بھی پیشین گوئی موجود ہے۔ اس نے کہا کہ بائبل کے عہد نامہ جدید کی کتاب وحی میں مذکور ''666Beast'' سے مراد پوپ ہے جو زمین پر عیسیٰ علیہ السلام کا نمائندہ ہے۔ یہ ہم مسلمانوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے باہمی تنازعات میں پڑیں۔ ویسے جدید مسیحی مؤقف کے مطابق بائبل میں مذکور ''666Beast'' سے مراد ڈاکٹر ہنری کسنجر ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عزت مآب پادری ہٹن کے لیکچرز سے میرے ذہن میں سوال اُٹھا کہ اگر بائبل میں اسرائیل تک کے بارے میں پیش گوئیاں کی گئی ہیں تو یقیناً اس میں انسانیت کے عظیم ترین محسن پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ ضرور ذکر ہو گا۔

ایک متجسس نوجوان کے طور پر میں نے جواب کی تلاش شروع کر دی۔ میں بہت سے عیسائی مبلغین سے ملا۔ لیکچرز سنے اور ہر اس چیز کا مطالعہ کیا جس سے مجھے بائبل کی پیشین گوئیوں کے بارے میں معلوم ہو سکے۔ آج میں آپ کے سامنے ان بہت ساری ملاقاتوں میں سے ایک کا حال بیان کروں گا جو میں نے ڈچ ریفارمڈ چرچ کے ایک پادری سے کی۔

## 13 کا خوش قسمت ہندسہ:

مجھے ٹرانسوال (جنوبی افریقہ کا ایک صوبہ) میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سالگرہ پر خطاب کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس صوبے میں افریقی زبان زیادہ بولی جاتی ہے یہاں تک کہ میرے اپنے مسلک کے رہنے والے لوگ بھی یہی زبان بولتے ہیں تو میں نے محسوس کیا کہ لوگوں کے ساتھ اپنائیت کے لیے مجھے اس زبان کی کچھ شُد بُد ہونی چاہیے۔ میں نے ٹیلی فون ڈائریکٹری کھولی اور افریقی زبان سے آگاہی رکھنے والے گرجا گھروں میں فون کرنا شروع کیا میں نے عیسائی پادریوں کو فون کرنے کا مقصد بتایا کہ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن سب نے ''مناسب'' بہانہ بنا کر معذرت کر لی۔ 13 میرا لکی نمبر تھا۔ 13 ویں کال کا جواب مثبت تھا جو میرے لیے خوشی اور سکون کا پیغام لے کر آیا۔ ایک مذہبی رہنما وان ہیرڈین ہفتہ کی سہ پہر اپنے گھر پر مجھے ملنے کے لیے تیار ہو گیا جبکہ مجھے اسی روز ٹرانسوال کے لیے روانہ ہونا تھا۔

اس نے اپنے گھر کے برآمدے میں بڑے تپاک سے مجھے خوش آمدید کہا۔ اس نے پوچھا کہ اگر میں برا نہ مانوں تو وہ اپنے 70 سالہ سسر کو اس گفتگو میں شریک کرنا چاہتا ہے۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا، ہم تینوں اس کے کتب خانے میں بیٹھ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## کیوں کچھ نہیں؟

''بائبل محمدؐ کے بارے میں کیا کہتی ہے؟'' میں نے بات کا آغاز کیا'' کچھ نہیں'' بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس نے جواب دیا۔ ''کیوں کچھ نہیں؟'' میں نے کہا۔ ''آپ تو کہتے ہیں بائبل میں سوویت روس کے عروج' روزِ قیامت یہاں تک کہ رومن کیتھولک کے پوپ کے بارے میں بھی ذکر ہے۔''

اُس نے کہا'' ہاں یہ سب کچھ ہے'' لیکن محمدؐ کے بارے کچھ نہیں۔'' کیوں کچھ نہیں'' یقیناً محمدؐ وہ ہستی ہیں جن کے اس دنیا میں کروڑوں پیروکار ہیں جو یقین رکھتے ہیں:

(1) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش پر۔

(2) کہ عیسیٰ علیہ السلام مسیح[1] ہیں۔

(3) کہ وہ مُردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کردیتے تھے اور کوڑھ کے مریضوں اور پیدائشی نابیناؤں کو اللہ کے حکم سے ٹھیک کردیتے تھے۔

یقیناً بائبل میں اُس عظیم شخص کے بارے میں ضرور کچھ ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم کے بارے میں بہت اچھے الفاظ میں ذکر کرتے تھے۔

''میرے بیٹے! میں گزشتہ پچاس برس سے بائبل کا مطالعہ کرتا آرہا ہوں اگر ان کے بارے میں اس میں کچھ بھی ذکر ہوتا تو میرے علم میں ہوتا'' پادری کے بوڑھے سر نے جواب دیا۔

---

(1) مسیح عربی اور عبرانی لفظ مساحہ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے رگڑنا، مساج کرنا، بپتسمہ دینا، مذہبی اہمیت یہ ہے کہ جسے بپتسمہ دیا جائے۔

بادشاہ اور پادری کو عہدوں پر فائز کرتے وقت بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ مسیح کا ترجمہ Christ کرنے کا مطلب خدا نہیں بائبل میں منکر خدا سائرس کو بھی Christ کہا گیا ہے۔ ایسیاہ۔1:45

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نام سے نہیں:

آپ کے کہنے کے مطابق عہد نامہ قدیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سینکڑوں پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ ''سینکڑوں نہیں، ہزاروں'' اس نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''میں عہد نامہ قدیم میں یسوع مسیح کی آمد کے بارے میں ایک ہزار ایک پیشین گوئیوں کے تنازع میں نہیں پڑنا چاہتا کیونکہ پوری دنیا کے مسلمان بائبل کی پیش گوئی کی تصدیق کے بغیر ہی انہیں خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ ہم مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واحد شہادت پر عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر تسلیم کر چکے ہیں۔

اور اس وقت پوری دنیا میں 90 کروڑ (یہ اعداد و شمار 1976ء کے ہیں۔ اب ایک ارب سے زیادہ) محمدؐ کے پیروکار موجود ہیں جو اللہ کے پیغمبر یسوع مسیح سے محبت کرتے ہیں، ان کا احترام کرتے ہیں اور مسیحیوں کے بائبل میں پیش کیے گئے نقطہ نظر کے ذریعے قائل کیے بغیر ہی انہیں خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ ان ''ہزاروں'' پیش گوئیوں میں سے جن کا حوالہ آپ دیتے ہیں کیا آپ مجھے صرف ایک ایسی پیش گوئی دکھا سکتے ہیں جس میں یسوع کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہو؟ ''مسیح'' ایک اصطلاح کا ترجمہ ہے جو کہ محض ایک خطاب ہے، نام نہیں۔ کیا کوئی ایک پیش گوئی بھی ایسی ہے جو یہ ظاہر کرتی ہو کہ مسیح کا نام عیسیٰ ہو گا؟ اور ان کی والدہ کا نام مریم ہو گا؟ اور یہ کہ ان کے مفروضہ باپ کا نام جوزف جو کہ ترکھان تھا، ہو گا؟ اور یہ کہ ان کی پیدائش بادشاہ ہیروڈ کے دور میں ہو گی؟ وغیرہ وغیرہ۔ نہیں ایسی کوئی تفصیل نہیں۔ پھر آپ یہ نتیجہ کیسے اخذ کر سکتے ہیں کہ وہ ''ہزاروں'' پیش گوئیاں یسوع علیہ السلام کے بارے میں ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## پیش گوئی کیا ہے؟

پادری کا جواب تھا:

''پیش گوئیاں آنے والے دور میں ہونے والے واقعات کی لفظی تصاویر ہوا کرتی ہیں اور جب یہ اصل میں وقوع پذیر ہو جاتی ہیں تو پھر ہم پورے یقین سے ان پیش گوئیوں کی تکمیل کا اعلان کرتے ہیں کہ ماضی میں ان کے بارے کیا کہا گیا تھا۔'' میں نے کہا اگر اصل میں آپ نتیجہ اخذ کرتے ہو' جواز بیان کرتے ہو اور 2 اور 2 کو اکٹھا کرتے ہو۔

اُس نے کہا! ''ہاں یہ تو ہے'' میں نے کہا: ''اگر آپ عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے ''ہزاروں'' پیش گوئیوں کو حوالہ بنا رہے ہیں (کہ ان میں سے ایک میں بھی یسوع کا نام بھی موجود نہیں) تو پھر ہمیں محمد ؐ[1] کے لیے بھی یہی طریقہ (نظام) اختیار کیوں نہیں کرنا چاہیے؟ پادری نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ہاں! اس مسئلے کو حل کرنے کا یہ درست طریقہ ہے۔

میں نے اسے تورات کی کتاب خمسہ موسیٰ کے باب نمبر 18' آیت نمبر 18 کھولنے کو کہا۔ اس نے ایسا ہی کیا' میں نے افریقی زبان میں یہ آیت پڑھی:

''میں اُن میں سے ایک پیغمبر پیدا کروں گا جو تم جیسا ہوگا اور میں اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈال دوں گا اور وہ انہیں وہی بتائے گا جس کا میں اسے حکم دوں گا۔''

(بائبل خمسہ موسیٰ Deuteronomy 18:18)

---

(1) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام Song of Soloman (5:16) میں نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔ عبرانی زبان میں جو الفاظ استعمال کیا گیا ہے وہ ''محمدّم'' ہے۔ (Muhammuddim) آخری الفاظ 'Im' احترام کے جمع کے صیغہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اگر (im) حذف کر دیا جائے تو یہ Muhammud رہ جائے گا جس کا مطلب یہ ہے ''بہت پیارا''۔

بائبل کے مصدقہ مسودہ میں اس کا ترجمہ ہے ''وہ جو تعریف کیا گیا'' یعنی جو تعریف کے لائق ہے جس کا عربی مترادف محمد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## موسیٰ علیہ السلام کی طرح پیغمبر:

افریقی زبان میں تلاوت کرتے ہوئے میں نے اپنے تلفظ پر معذرت کی تو پادری نے کہا ''تم (آپ) ٹھیک پڑھ رہے ہو'' میں نے پوچھا یہ پیش گوئی کس کی طرف اشارہ کرتی ہے؟ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس نے جواب دیا: ''یسوع'' کی طرف۔ میں نے پوچھا! ''یسوع کیوں؟...... ان کا نام تو نہیں لیا گیا'' اس نے جواب دیا کہ چونکہ پیش گوئیاں آنے والے واقعات کی لفظی تصاویر ہوتی ہیں اور ہم نے دیکھا کہ اس آیت کا واضح اشارہ یسوع کی طرف ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس پیش گوئی کے اہم ترین الفاظ ''ہمارے جیسا'' ہیں یعنی موسیٰ کی طرح اور یسوع' موسیٰ کی طرح ہیں۔'' میں نے سوال کیا کہ ''کس طرح یسوع' موسیٰ کی طرح ہیں؟'' اس نے جواب دیا: پہلی بات تو یہ کہ موسیٰ (یہودی) تھے اور یسوع بھی یہودی تھے۔ دوسری بات یہ کہ موسیٰ ایک پیغمبر تھے اور یسوع بھی ایک پیغمبر تھے۔ اس لیے یسوع موسیٰ کی طرح ہیں اور یہ بعینہ وہی ہے جو اللہ نے موسیٰ کو پہلے ہی بتایا تھا۔

میں نے پوچھا کہ موسیٰ اور یسوع میں کوئی اور مماثلت بھی دیکھتے ہیں؟ اس نے کہا: نہیں! اس کے علاوہ کوئی مماثلت ذہن میں نہیں۔ میں نے جواب میں کہا کہ اگر تورات کی پیش گوئی کے ''امیدوار'' کے انتخاب کا معیار یہی دو اصول ہیں تو پھر بائبل میں مذکور موسیٰ کے بعد آنے والے تمام پیغمبر یعنی سلیمان' یحییٰ' ہوسیع' حزقی ایل علیہم السلام) کیونکہ یہ سب یہودی بھی تھے اور پیغمبر بھی۔ ہمیں یہ پیش گوئی ان میں سے کسی ایک پر لاگو کیوں نہیں کرنی چاہیے؟ صرف یسوع ہی کیوں؟ اُس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ ''میری رائے تو یہ ہے'' میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا'' کہ عیسیٰ علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام سے بالکل مختلف ہیں اور اگر میرا موقف درست نہ ہو تو آپ میری اصلاح ضرور کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## عیسیٰ اور موسیٰ علیہم السلام میں تین غیر مماثلتیں:

(1) پہلی بات تو یہ ہے کہ یسوع' موسیٰ کی طرح نہیں ہیں کیونکہ بقول آپ کے یسوع خدا ہیں (ہے) لیکن موسیٰ خدا نہیں ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟ اس نے کہا ''ہاں'' میں نے کہا: پھر یسوع' موسیٰ کی طرح کیسے ہوئے؟

(2) دوسری بات یہ ہے کہ بقول آپ کے یسوعؑ نے دنیا کے گناہوں کے کفارے میں موت قبول کی لیکن موسیٰ نے تو ایسا نہیں کیا' کیا یہ درست ہے؟ اس نے دوبارہ کہا' ہاں! میں نے کہا پھر یسوع موسیٰ جیسے کس طرح ہو گئے؟

(3) تیسری بات یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ یسوعؑ تین روز تک جہنم میں گئے (نعوذ باللہ) لیکن موسیٰ تو وہاں نہیں گئے' کیا یہ درست ہے؟ اس نے کمزور سے لہجے میں جواب دیا ''ہاں!'' پھر آپ کیسے کہتے ہو کہ یسوع موسیٰ کی طرح تھے؟

تاہم یہ کوئی ٹھوس حقائق نہیں ہیں۔ یہ محض عقیدے کا معاملہ ہے جس پر آپ کے عام لوگ ٹھوکر کھا سکتے ہیں اور گر بھی سکتے ہیں۔ آیئے! ہم بالکل سادہ' بہت آسان بات پر بحث کرتے ہیں اور آپ اپنے عام لوگوں کو بھی اس میں شامل کر لیں تاکہ انہیں سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ وہ اس پر فوراً تیار ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 2- آٹھ ناقابل تردید دلائل

## ماں اور باپ:

(1) موسیٰ علیہ السلام کے ماں اور باپ تھے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ایک ماں اور ایک باپ تھے' عیسیٰ علیہ السلام کی صرف ماں تھی اور کوئی باپ نہیں تھا' کیا یہ درست ہے؟

اس نے کہا! ہاں! میں نے کہا' اس لیے عیسیٰ موسیٰ علیہم السلام کی طرح نہیں لیکن محمد موسیٰ کی طرح ہیں۔

## معجزانہ پیدائش:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام دوسرے لوگوں کی طرح فطری انداز میں پیدا ہوئے یعنی انہوں نے معمول کے مطابق ایک عورت اور مرد کے جسمانی ملاپ سے جنم لیا لیکن عیسیٰ علیہ السلام ایک خاص معجزے کے نتیجے میں پیدا ہوئے۔ آپ یاد کرو کہ بائبل میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ان (جوزف اور مریم) کے قریب آنے سے قبل ایک پاکیزہ روح اسے (مریم کو) ایک بچہ دے گئی تھی۔ (میتھیو 18:1)

سینٹ لوکا کی روایت یہ ہے کہ جب مریم کو ایک پاک بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری سنائی گئی تو اس نے کہا " یہ کیسے ہوگا؟ مجھے آج تک کسی مرد نے چھوا تک نہیں" فرشتے نے جواب دیتے ہوئے کہا "پاک روح تمہارے پاس آئے گی اور سب سے طاقتور ذات کا سایہ تمہارے اوپر ہوگا" (بائبل لوکا 34:1) (پاک روح یا روح القدس سے مراد Holy Ghost مسیحی عقیدے کے مطابق تثلیث کی تیسری ذات)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن پاک بڑے بھرپور انداز میں اس معجزانہ پیدائش کی تصدیق کرتا ہے۔

(جب حضرت مریم نے سوال کیا) ''پروردگار! میرے ہاں بچہ کہاں سے ہوگا؟ مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا'' (فرشتہ سے) جواب ملا ''ایسا ہی ہوگا' اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔''

(القرآن 47:3۔ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو قرآن مجید 42:3, 16:19)

خدا تعالیٰ کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی جانور یا انسان کی پیدائش کے لیے کوئی بیج بوئے وہ تو صرف فیصلہ کرتا ہے اور وہ وجود میں آ جاتا ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ (جب میں نے اپنے شہر کی بائبل سوسائٹی کے سربراہ کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق قرآن اور بائبل کے اقتباسات کا موازنہ کرتے ہوئے پوچھا کہ وہ اپنی بیٹی کے سامنے کون سا بیان پیش کرے گا' قرآن کا یا بائبل کا؟ اس نے فوراً جواب دیا ''قرآن کا۔'')

میں نے پادری سے مختصراً استفسار کیا کہ یہ سچ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش' موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرتی پیدائش کے برعکس ہوئی۔ اس نے بڑے فخر سے کہا کہ ''ہاں'' میں نے کہا پھر عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی طرح کیسے ہوئے؟ بلکہ دراصل محمدؐ موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خمسہ موسیٰ (تورات) میں موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ''تمہاری طرح'' یعنی موسیٰ کی طرح تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ اللہ کے فرمان کا مطلب محمدؐ ہے' عیسیٰ نہیں؟ قرآن مجید کی آیات 42:3 اور 16:19 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور اسلام میں آپ اور آپ کی والدہ مریم علیہ السلام کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کا تذکرہ ملتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## شادی:

موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شادیاں کیں اور بچے ہوئے لیکن عیسیٰ علیہ السلام تمام عمر کنوارے رہے' کیا یہ سچ ہے؟ پادری نے کہا "ہاں" میں نے کہا پھر عیسیٰ' موسیٰ علیہ السلام کی طرح کس طرح ہیں بلکہ محمد موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔

## عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی قوم نے ساتھ نہ دیا:

موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قوم نے ان کی زندگی میں پیغمبر مانا' اس میں کوئی شک نہیں کہ یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام کو بے شمار تکلیفیں دیں اور وہ جنگلوں میں بھٹکتے رہے لیکن بطور ایک قوم کے انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان کی طرف بھیجے گئے اللہ کے پیغمبر تھے' عرب کے لوگوں نے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اجیرن کیے رکھی اور ان کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیفیں اٹھانا پڑیں اور تیرہ سال اپنے آبائی شہر میں تبلیغ کرنے کے بعد وہ قوم کی سختیوں سے عاجز آ کر شہر سے ہجرت پر بھی مجبور ہو گئے لیکن ان کے وصال سے قبل عرب کے رہنے والوں نے انہیں اللہ کا پیغمبر مانا مگر عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے جو سلوک کیا اس کی گواہی بائبل نے ان الفاظ میں دی ہے:

"وہ (عیسیٰ) اپنی قوم کی طرف آیا مگر ان کی قوم نے ان کی طرف توجہ نہ دی۔"

(بائبل John 1:11)

اور آج دو ہزار سال بعد بھی ان کی قوم کما حقہ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں۔

## دنیاوی سلطنتیں:

موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر بھی تھے اور حکمران بھی۔ ایک پیغمبر سے مراد وہ شخص ہے جسے انسانوں کی رہنمائی کے لیے خدائی احکامات بھیجے جاتے ہیں اور وہ پھر بغیر اس میں کوئی اضافہ یا کمی کیے اللہ کا پیغام اللہ کی مخلوق کو پہنچا دیتا ہے۔ ایک بادشاہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شخص کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کے افراد کی زندگی اور موت کے بارے میں فیصلہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔

اس بات سے قطع نظر کہ اس شخص نے تاج پہنا ہوا ہے یا نہیں یا یہ کہ اسے کبھی بادشاہ یا شہنشاہ کا خطاب دیا گیا۔ اگر ایک شخص کو موت کی سزا دینے کا اختیار مل گیا تو وہ بادشاہ ہے اور موسیٰ علیہ السلام کو یہ اختیار حاصل تھا۔ آپ کو اس اسرائیلی کا قصہ یاد ہے جو یوم سبت کو لکڑیاں چنتے ہوئے پکڑا گیا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا؟ (تورات: Number 13:15)

بائبل میں کچھ اور جرائم کا ذکر بھی کیا گیا ہے جن پر موسیٰ علیہ السلام کے حکم پر یہودیوں کو سزائے موت دی گئی تھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی قوم کی زندگی اور موت کے فیصلے کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

بائبل میں بعض ایسی پاکیزہ صفت شخصیات کا تذکرہ ہے جنہیں پیش گوئی کی طاقت سے نوازا گیا تھا لیکن وہ اپنے احکامات پر عملدرآمد پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ ان میں کچھ پیغمبر بھی تھے جیسے کہ لوط، یونس، دانیال، عزیر اور یحییٰ علیہم السلام جو اپنی قوم کی ہٹ دھرمی کے سامنے بے بس تھے۔ وہ صرف اللہ کا پیغام پہنچا سکے مگر اپنی قوم پر اللہ کا قانون نافذ نہ کر سکے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا شمار بھی انہی پیغمبروں میں ہوتا ہے۔ انجیل بڑے واضح انداز میں اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو بغاوت کا الزام لگا کر رومی گورنر (Pontium Pilate) کے سامنے گھسیٹ کر لایا گیا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے دفاع میں جو اہم نکتہ پیش کیا اس میں اپنے خلاف الزام سے انکار کرتے ہوئے انہوں نے کہا: "اس دنیا میں میری کوئی سلطنت نہیں، اگر اس دنیا میں میری سلطنت ہوتی تو میرے سپاہی ہوتے جو میرے لیے لڑتے اور مجھے یہودیوں کے حوالے کرنے سے روکتے۔"

(John 18:36)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس دلیل نے رومی گورنر کو جو کہ کافر تھا' باور کرایا کہ چاہے وہ اس کے ذہن کو پوری طرح اپنی طرف مائل بھی کر سکیں مگر بہر حال وہ اس کی حکمرانی کے لیے خطرہ نہیں۔ ''عیسیٰ علیہ السلام نے صرف روحانی سلطنت کا دعویٰ کیا' دوسرے لفظوں میں انہوں نے صرف پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا' کیا یہ درست ہے؟'' پادری کا جواب اثبات میں تھا۔ میں نے کہا تو پھر عیسیٰ' موسیٰ علیہم السلام کی طرح نہیں بلکہ محمد ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔

## عیسیٰ علیہ السلام نیا مذہب لیکر نہیں آئے تھے:

موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیروکاروں کے لیے نیا مذہب اور نئے قوانین وضوابط لے کر آئے۔ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لیے نہ صرف ''دس خدائی احکام'' لے کر آئے بلکہ مفصل سماجی قوانین بھی اپنے ماننے والوں کے لیے لے کر آئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس آئے جو بربریت اور جہالت میں ڈوبے ہوئے تھے' وہ اپنی سوتیلی ماؤں سے شادیاں کرتے اور اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے' شراب نوشی' بدکاری' بت پرستی اور جوابازی عام تھی۔ گبن نے اپنی کتاب ''رومی سلطنت کا زوال'' میں عرب کے قبل از اسلام حالات یوں بیان کیے ہیں:

> ''انسانوں میں پائی جانے والی وحشیانہ عادات جانوروں سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھیں' انسانوں اور جانوروں میں امتیاز کرنا مشکل تھا' بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ انسانی شکل میں جانور تھے۔''

تھامس کارلائل نے ان کے بارے میں کہا کہ ''محمد ﷺ نے انہیں ذلت آمیز پستی سے اُٹھا کر علم وروشنی کا علمبردار بنا دیا'' عرب قوم کے لیے یہ تاریکی سے روشنی کی طرف ایک نیا جنم تھا۔ سرزمین عرب اس کی وجہ سے پہلی بار دنیا کے سامنے ظاہر ہوئی۔ ایک غریب گڈریا قوم جب سے دنیا تخلیق ہوئی تھی صحرائے عرب کی وسعتوں میں گمنامی کی زندگی گزار رہی تھی مگر دیکھیے! ایک گمنام قوم کیسے دنیا کی قابل ذکر قوموں میں شمار ہونے لگی' چھوٹی سی دنیا اب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑی بن چکی تھی، صرف ایک صدی میں مسلم عرب کی حدود ایک طرف غرناطہ اور دوسری طرف دہلی تک پھیل چکی تھیں اور اس عظیم سلطنت کی شان و شوکت کے سامنے ہر دوسری طاقت اور سلطنت ہیچ تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ وجدل کے عادی عربوں میں امن، رواداری اور بھائی چارے کی ایسی روح پھونک دی جس سے وہ آشنا نہ تھے۔ جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق ہے جب یہودیوں کو شک گزرا کہ وہ ان کی تعلیمات کے خاتمے کے منصوبے لے کر آئے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں یقین دہانی کروائی کہ وہ نیا مذہب لے کر نہیں آئے، کوئی نئے قوانین وضوابط نہیں لائے۔ ان کا اپنا فرمان ہے:

> ''یہ مت سوچو کہ میں (پہلا) قانون ختم کرنے آیا ہوں یا پہلے پیغمبروں کی تعلیمات کی نفی کرنے، میں (پہلی تعلیمات) خراب کرنے نہیں آیا بلکہ انہیں مکمل کرنے آیا ہوں۔ اس لیے میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں (خدائی قانون میں سے) ایک نقطہ یا شوشہ بھی ختم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ اسے مکمل کر دیا جائے۔'' (میتھیو 18,17:5)

دوسرے الفاظ میں وہ کوئی نیا مذہب یا نئے قوانین وضوابط لے کر نہیں آئے تھے بلکہ پرانے قوانین کی تکمیل کے لیے آئے تھے۔ یہی وہ حقیقت تھی جو وہ یہودیوں کو سمجھانا چاہتے تھے۔ یہ نہیں تھا کہ وہ ایسی باتیں کر کے یہودیوں کو دھوکہ دے کر اپنی نبوت کے اقرار پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس پردے میں ان پر ایک نیا مذہب مسلط کر رہے تھے، نہیں۔ پیغمبر کبھی بھی خدا کے مذہب کو اس طرح سے تباہ کرنے کی ہرگز کوشش نہیں کرے گا۔ انہوں نے تو خود ان قوانین کو مکمل کیا۔ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے ''دس خدائی احکام'' پر عمل کیا۔ وہ یوم سبت کا احترام کرتے تھے، کبھی بھی کسی یہودی نے آپ پر انگلی اٹھاتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ آپ نے روزہ کیوں نہیں رکھا؟ یا یہ کہ آپ کھانے سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہاتھ کیوں نہیں دھوتے' ایسے الزامات انہوں نے آپ کے ماننے والوں پر تو لگائے مگر آپ پر نہیں' یہ اس لیے کہ اچھے یہودی ہونے کے ناطے عیسیٰ علیہ السلام اپنے گزرے پیغمبروں کا احترام کرتے تھے۔ مختصراً یہ کہ وہ کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آئے نہ ہی موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نئے قوانین نافذ کیے۔ کیا یہ درست ہے؟ میں نے اس پادری سے پوچھا: اس نے جواب: ہاں! میں نے کہا اس لیے ثابت ہوا کہ عیسیٰ' موسیٰ علیہ السلام کی طرح نہیں بلکہ دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔

## ان کا انتقال کیسے ہوا؟

دونوں موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال طبعی طور پر ہوا لیکن مسیحیوں کے نقطہ نظر سے عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا' کیا یہ درست ہے؟ مذہبی رہنما نے کہا ہاں! میں نے زور دے کر کہا کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام ایک طرح کیسے ہو گئے بلکہ دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام باہم مشابہ ہیں۔

## جنت کے مکین:

موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں فطری طریقے سے دفن ہوئے لیکن آپ کے موقف کے مطابق عیسیٰ جنت میں (زندہ) ہیں' کیا یہ درست ہے؟ پادری نے اس بات سے اتفاق کیا۔ میں نے کہا "اس سے بھی مشابہت عیسیٰ اور موسیٰ علیہ السلام میں نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 3-بائبل میں تذکرہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## مزید ثبوت

### اسماعیل پہلوٹی کی اولاد:

پادری بے بسی سے میری ہر بات سے اتفاق کیے جا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اب تک پیش گوئی اور بشارت کے صرف ایک نکتے کو میں نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یعنی "تمہاری طرح" کی حقیقت کیا ہے؟ بائبل کے یہ الفاظ محض "تمہاری ہی طرح ایک پیغمبر بنانے" تک محدود نہیں بلکہ "میں ان کے بھائیوں میں سے تمہاری ہی کی طرح کا ایک پیغمبر بناؤں گا"........ اس میں زور اُن کے بھائیوں میں سے" پر دیا گیا ہے۔ اس میں موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم یہود سے ہم نسل کی حیثیت سے خطاب کیا گیا ہے اور اُن کے بھائی یقیناً عرب ہوں گے۔ آپ نے دیکھا کہ بائبل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کا دوست کہا گیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں' سارہ اور ہاجرہ' ہاجرہ نے ابراہیم کے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ ان کا پہلا بیٹا۔ "ابراہیم نے ہاجرہ سے پیدا ہونے والے اپنے بیٹے کا نام اسماعیل رکھا۔" (کتاب پیدائش 15:16) (بائبل کے مطابق پہلے ابراہیم کا نام ابرام تھا جسے اللہ تعالیٰ نے تبدیل کر کے ابراہیم کر دیا)

"اور ابراہیم نے اپنے بیٹے کا نام اسماعیل رکھا" (کتاب پیدائش 23:17)

اور آپ کے بیٹے اسماعیل کی عمر تیرہ برس تھی جب ان کے ختنے کیے گئے۔ (کتاب پیدائش 25:17)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یہ کہ تیرہ برس تک ابراہیم کے ایک ہی بیٹے اسماعیل تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو سارہ کے بطن سے ایک بچہ دیا جس کا نام اسحاق تھا وہ اسماعیل سے چھوٹے تھے۔

## عرب اور یہودی:

اگر اسماعیل اور اسحاق ایک ہی باپ ابراہیم کی اولاد ہیں تو اس طرح سے دونوں بھائی ہوئے اور یوں ایک کی اولاد دوسرے کی اولاد کے بھائی کہلائے گی۔ اسحاق کی اولاد یہودی کہلائے اور اسماعیل کی عرب۔ یوں وہ ایک دوسرے کے بھائی ہوئے۔ بائبل اس بات کی تصدیق کرتی ہے ''اور وہ (اسماعیل) اپنی برادری (بھائیوں) میں رہیں گے۔'' (پیدائش 12:16) ''اور وہ (اسماعیل) اپنے بھائیوں میں ہی وفات پائیں گے۔'' (پیدائش 18:25) اسحاق کی اولاد نسل اسماعیل کے بھائی ہوئے اس طرح سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسرائیلیوں (بنی اسرائیل) کے ''بھائیوں'' میں سے ہوئے کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کے بیٹے اسماعیل کی اولاد میں سے تھے۔ یہ حقیقت اس پیش گوئی کے بعینہ مطابق ہے کہ نیا پیغمبران کی برادری میں سے ہوگا'' اس پیش گوئی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ آنے والا پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہوگا۔ بنی اسرائیل میں سے نہیں ہوگا بلکہ ان کی برادری میں سے اور محمدؐ ان کی برادری میں سے تھے۔

## اللہ کے الفاظ کس کے منہ میں ہوں گے؟

پیش گوئی میں مزید یہ بھی ہے کہ ''اور میں اپنے الفاظ ان کے منہ میں ڈال دوں گا'' جب یہ کہا گیا کہ میں اپنے الفاظ ان کے منہ میں ڈالوں گا تو اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ دیکھیں جب میں نے آپ سے تورات کی کتاب ''خمسہ موسیٰ'' کا باب نمبر 18 آیت 18 کھولنے کو کہا اور آپ نے پڑھا ہوتا تو کیا میں آپ کے منہ میں ڈال رہا ہوتا۔ پادری نے جواب دیا ''نہیں'' ''ٹھیک ہے'' میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا ''اگر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے آپ کو ایسی چیز پڑھانی ہوتی جس کے بارے میں آپ کو علم نہیں جیسے عربی اور اگر میں آپ کو یہ کہوں کہ جو کچھ میں پڑھوں آپ اسے دُہرا دیں' مثلاً (میں نے عربی زبان میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کی):

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

کیا اس طرح میں ایک اجنبی (غیر ملکی) زبان جو آپ نے اس سے قبل نہیں سنی' آپ کے منہ میں نہیں ڈال رہا ہوں گا؟ اس نے میری بات سے اتفاق کیا' میں نے کہا بالکل اسی طرح قرآن پاک کے الفاظ.......... اللہ کی طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تھے۔

تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چالیس برس تھی وہ مکہ سے کوئی تین کلومیٹر دور شمال کی طرف ایک غار میں تھے۔ یہ 28/رمضان المبارک کی شب تھی (بعض روایت کے مطابق 27 رمضان المارک ہے۔ مترجم) جب غار میں فرشتہ جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی مادری زبان میں یہ الفاظ ''اقراء...... دُہرانے کی درخواست کی جس کا مطب ہے: ''پڑھ'' ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم قدرے گھبرا گئے اور پریشانی میں جواب دیا' میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (میں پڑھ نہیں سکتا) فرشتے نے دوبارہ کہا لیکن وہی جواب ملا' تیسری بار فرشتے نے کہا کہ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

''پڑھو (اے نبی!) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی، پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا نہ تھا۔'' (96:1 تا 5)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دُہرانا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے الفاظ بالکل اسی طرح دُہرائے جیسے کہ آپ کو دہرانے کو کہا گیا تھا۔

یہ پہلی پانچ آیات ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں جو کہ اب قرآن پاک کی 96 (چھیانویں) سورۃ کا آغاز ہے۔

## وفادار گواہ:

اس کے فوراً بعد فرشتہ غائب ہو گیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے گھر کی طرف آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوفزدہ اور پسینے میں شرابور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ "مجھے کمبل اوڑھا دو" آپ لیٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ سارا واقعہ سنا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرسکون ہو گئے تو حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوراً اپنی وفاداری کا یقین دلایا اور کہا کہ "اللہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"

کیا یہ ایک جھوٹے دعویدار کی باتیں ہیں؟ کیا کبھی جھوٹے دعویدار یہ اعتراف کرتے ہیں کہ جب ایک فرشتہ اللہ کی طرف سے پیغام لے کر آتا ہے تو وہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں، پسینہ آ جاتا ہے، گھروں کی طرف اپنی بیویوں کے پاس پناہ لیتے ہیں؟ ہر نقاد یہ دیکھ سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردعمل اور پھر اعتراف ایک دیانتدار، مخلص، سچے (صادق اور امین) کا تھا۔

اس کے بعد کے 23 برسوں میں یہی ہوا کہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک میں ڈالے جاتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کو دہراتے رہے۔ ان الفاظ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب و ذہن پر انمٹ نقوش چھوڑے۔ جوں جوں قرآن مجید کا نزول ہوتا رہا، اسے کھجور کے پتوں، کھال اور جانوروں (بھیڑ، بکریوں) کی کندھے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہڈی پر تحریر کیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حفظ بھی کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل اللہ تعالیٰ کے احکام کی روشنی میں قرآن مجید کو اس ترتیب کے ساتھ مدون کر لیا گیا جس میں یہ آج ہے۔

نازل ہونے والے الفاظ اصل میں ان کے منہ میں ڈالے گئے تھے بالکل اسی طرح جیسے اس پیش گوئی میں ہے جو زیر بحث ہے۔ ''اور یہ کہ میں اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈالوں گا'' (Deut:18:18)

## اُمی پیغمبر:

غارِ حرا جو جبل نور (نور کا پہاڑ) کے نام سے مشہور ہے، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تجربہ اور پہلی وحی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ گزرا بائبل کی ایک اور پیش گوئی کے عین مطابق ہے۔ بائبل کی کتاب Isaiah کے باب نمبر 29 'آیت نمبر 12 میں کہا گیا ہے

''اور کتاب (القرآن) اس پر نازل کی جائے گی جو پڑھا ہوا نہیں ہے۔ (عیساہ 12:29) (امی پیغمبر کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے 158:7۔ مترجم)

اور بائبل کی مذکورہ آیت میں مزید کہا گیا ''اس نے کہا 'پڑھ' میں تم سے التجا کرتا ہوں۔'' (عبرانی مسودے میں ''میں تم سے التجا کرتا ہوں'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ رومن کیتھولکس کے Douay ورشن اور نظر ثانی شدہ معیاری ورشن کے ساتھ تقابل)

اور اس نے کہا ''میں پڑھ نہیں سکتا'' (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں) یہ عربی الفاظ ''ما أَنَا بقارِ أ'' کا صحیح ترجمہ ہے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ جبرئیل علیہ السلام کے سامنے ادا کیے تھے۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا ''اقراء'' میں یہاں وہ پورا اقتباس نقل کرتا ہوں جو کہ کنگ جیمز ورشن یا مستند سمجھے جانے والے نسخہ میں مذکور ہے:

''اور کتاب اس پر نازل کی جائے گی جو پڑھا ہوا نہیں ہے (فرشتہ نے) کہا ''پڑھ میں آپ سے التجا کرتا ہوں'' اور اس نے کہا ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' (12:29 Isaiah)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اہم نکتہ:

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چھٹی صدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود میں عربی زبان میں بائبل موجود ہی نہ تھی۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر اُمّی (ان پڑھ) اور غیر تعلیم یافتہ تھے کسی انسان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لفظ بھی نہیں سیکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معلم آپ کا خالق تھا۔ قرآن پاک کی سورۃ نجم میں ارشاد ہے:

> ''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔''
> (5,4,3,:53)

اور بغیر کسی انسانی معلم سے تعلیم حاصل کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بڑے بڑے داناؤں کی فراست ہیچ تھی۔

## اللہ تعالیٰ کا انتباہ بھی بے اثر ہو گیا:

میں نے اس پادری سے کہا کہ دیکھو! محمدؐ کے بارے میں پیش گوئیاں کتنے بھرپور انداز میں سچ ثابت ہوئی ہیں۔ ہمیں ان پیش گوئیوں کو محمدؐ کے بارے میں ثابت کرنے کے لیے کوئی غیر ضروری ادھیڑ بن نہیں کرنی پڑی۔

''آپ کی تمام وضاحتیں اپنی جگہ درست ہیں لیکن یہ کوئی اہم بات نہیں ہے کیونکہ ہم مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا روپ مانتے ہیں جنہوں نے ہمیں گناہ سے معافی دلائی۔'' پادری نے جواب دیا۔

میں نے حیرت سے پوچھا ''اہم نہیں؟'' خدا تعالیٰ کی نظر میں تو ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو جگہ جگہ انتباہ کرنے کو بہت اہمیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ آپ جیسے لوگ ہوں گے جو اُس کے الفاظ کے بارے میں غیر سنجیدہ اور لاپروائی کا رویہ روا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رکھیں گے۔اس لیے اس نے تورات کی کتاب ''خمسہ موسیٰ' 18:18 ''میں سخت الفاظ میں خبردار کرتے ہوئے کہا ''ایسا ہو کر رہے گا کہ جو کوئی میرے الفاظ پر کان نہیں دھرے گا میں اُس سے خوب حساب لوں گا۔''

میں اُس سے اس بارے پوچھوں گا (کیتھولک بائبل کے اختتامی الفاظ اسی طرح ہیں ''میں انتقام لینے والا ہوں گا'' یعنی میں اس سے انتقام لوں گا۔

''کیا آپ کو یہ چیز خوفزدہ نہیں کرتی' خدا تعالیٰ انتقام کی دھمکی دے رہا ہے' ہمیں کوئی غنڈہ دھمکی دے دے تو ہم خوف کے مارے کانپنے لگتے ہیں لیکن آپ پر اللہ کے خبردار کرنے کا کوئی اثر نہیں'' میں نے پوچھا۔

## معجزوں کا معجزہ:

تورات کی کتاب خمسہ موسیٰ باب 18 کی آیت نمبر 19 میں ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیش گوئی کی ایک اور دلیل ملتی ہے' الفاظ پر ذرا غور کریں:

''میرے الفاظ جو وہ بولے گا وہ میرے نام سے شروع کرے گا''

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس کے نام سے ایسا کریں گے' میں نے عبداللہ یوسف علی کے قرآن پاک کا ترجمہ کھولتے ہوئے قرآن پاک کی 114 ویں سورہ' سورہ الناس جو کہ آخری سورۃ بھی ہے' کا آغاز دکھایا: ''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

اسی طرح نمبر 110,111,112,113 تمام آیات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہیں۔ایک ہی انداز اور ایک ہی مطلب' ثبوت کم و بیش ہر صفحے پر موجود ہے کیونکہ آخری سورتیں مختصر ہیں اور ایک صفحے پر آجاتی ہیں۔

''اور پیش گوئی کے الفاظ بھی یہی تھے کہ جو میرے الفاظ وہ بولے گا وہ میرے نام سے شروع کرے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور قرآن پاک کی ہر سورة سوائے 9 ویں سورة کے تمام اللہ کے نام سے ایک ہی انداز میں شروع ہوتی ہیں۔ (اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)..........

مسلمان اپنا جائز کام اللہ کے نام سے شروع کرتا ہے لیکن ایک مسیحی کام شروع کرتے وقت کہتا ہے "آسمانی باپ' بیٹے اور پاک روح کے نام سے شروع کرتا ہوں"

تورات کے باب 18 میں سے میں نے اس بات کی 15 وجوہات دے دی ہیں کہ یہ پیشین گوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے' عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 4- عہد نامہ جدید میں موجود دلائل

## یحییٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ لے لی:

عہد نامہ جدید میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہودی ابھی تک پیش گوئی کے پورا ہونے کے متعلق یہ توقع کر رہے تھے (موسیٰ کی طرح ایک پیغمبر کی آمد) بحوالہ بائبل (جان 1:19-25)

جب موسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو یہودیوں نے الیاس کے متعلق پوچھنا شروع کر دیا۔ یہودی اس سے متصادم ایک پیش گوئی ذہن میں رکھتے تھے کہ مسیح کی آمد سے پہلے الیاس علیہ السلام ایک بار دوبارہ ضرور آئیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی یہودیوں کے اس عقیدے کی ان الفاظ میں تصدیق کرتے ہیں۔

"الیاس یقیناً پہلے آئیں گے اور سب چیزوں کو بحال کریں گے' میں آپ کو بتا دوں کہ الیاس پہلے آ چکے ہیں مگر انہیں علم نہیں ہوا۔ پھر ان کے پیروکاروں کو علم ہوا کہ دراصل پیش گوئی یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں تھی۔" (میتھیو 17:11-13)

عہد نامہ جدید کے مطابق یہودی ایسے نہیں تھے کہ وہ کسی بھی مسیح ہونے کے دعویدار کی باتوں کو آسانی سے قبول کر لیتے۔ سچے مسیح کی تلاش میں انہوں نے اپنی تحقیقات کے سلسلے میں شدید مشکلات اٹھائیں اور جان کی انجیل میں اس کی تصدیق اس طرح کی گئی:

"جب یہودیوں نے مذہبی مبلغین اور پادریوں کو یروشلم سے اس کے متعلق پوچھنے کے لیے کہ وہ کون ہے؟ بھیجا اور اس نے اعتراف کیا' انکار نہیں کیا بلکہ اعتراف کیا' میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یہ فطری بات تھی کیونکہ مسیح دو نہیں ہو سکتے' یہودی ایک ہی مسیح کا انتظار کر رہے تھے اور انہوں نے اس سے پوچھا: بھلا کیا؟ کیا تم الیاس ہو؟ آپ نے کہا: ''میں نہیں ہوں''

یہاں یحییٰ علیہ السلام' عیسیٰ علیہ السلام سے مختلف بات کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں کہ جان (حضرت یحییٰ) دراصل الیاس ہیں اور جان (یحییٰ) اپنے بارے میں عیسیٰ علیہ السلام کے بیان سے انکار کرتے ہیں۔ دونوں میں سے ایک (یحییٰ یا عیسیٰؑ) خدا معاف کرے! یقیناً سچ نہیں بول رہے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت کے مطابق یحییٰ علیہ اسلام کا درجہ اسرائیلی پیغمبروں میں سب سے اونچا ہے۔ آپ سے یہ فرمان منسوب ہے:

> ''بلاشبہ! میں تم کو بتاتا ہوں کہ ان تمام لوگوں میں جنہیں ماؤں نے پیدا کیا' یحییٰ علیہ السلام سے بڑا کوئی پیدا نہیں ہوا۔''
> (میتھیو 11:11)

ہم مسلمان ''جان بپتسمہ دینے والے'' کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے طور پر جانتے ہیں' ہم انہیں اللہ کے سچے پیغمبر کے طور پر مانتے ہیں۔ پاک پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام کو ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے ہی جانتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے بلند مدارج کے حامل پیغمبروں میں سے ایک مانتے ہیں۔ ہم مسلمان کیسے ان میں سے کسی ایک پر بھی تہمت لگا سکتے ہیں۔ ہم عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام کے اس مسئلے کا حل مسیحیوں پر چھوڑتے ہیں جن کی مقدس کتابوں میں تضادات کی بھرمار ہے۔ ہم مسلمانوں کی دلچسپی صرف اس آخری سوال سے ہے جو یہودی اشرافیہ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کیا تھا:

''کیا آپ ''وہی'' پیغمبر ہو؟ جس کا جواب انہوں نے نفی میں دیا تھا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تین سوالات:

یہ بات قابل ذکر ہے کہ تین مختلف اور اہم سوالات حضرت یحیٰ علیہ السلام سے پوچھے گئے جن کے انہوں نے تین اہم جوابات دیئے:

(1) کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام ہیں؟

(2) کیا آپ الیاس ہیں؟

(3) کیا آپ وہی پیغمبر ہو (جس کی پیش گوئی کی گئی)؟

مگر مسیحیت کے علماء صرف دو سوالوں کا عقیدہ رکھتے ہیں اس بات کو قطعی واضح کرنے کے لیے کہ جب یہودی حضرت یحیٰ علیہ السلام سے تحقیق کر رہے تھے تو ان کے ذہن میں تین الگ الگ سوال تھے ہم اس سوال کا اصل متن دیکھتے ہیں۔ سوال یہ تھا:

اور انہوں نے اس سے سوال کیا اور اس سے کہا' تم بپتسمہ کیوں دیتے ہو؟

(الف) اگر تم عیسیٰ نہیں ہو۔

(ب) اگر تم الیاس نہیں ہو۔

(ج) اور نہ ہی وہ پیغمبر ہو (جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی)۔

یہ بات طے ہے کہ یہودی تین واضح پیش گوئیوں کے پورے ہونے کا انتظار کر رہے تھے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد' حضرت الیاس علیہ السلام کی آمد اور اس پیغمبر موعود کی آمد۔

## "وہ" ایک پیغمبر:

اگر ہم کسی بھی غیر متنازعہ بائبل کے حواشی کا مطالعہ کریں تو یہ معلوم ہوگا کہ جہاں کہیں "وہ پیغمبر" یا "اس پیغمبر" کا ذکر ہے (جان 1:25) تو اس پیش گوئی کا تعلق تورات کی اس پیشین گوئی سے ملتا ہے جس میں اس پیغمبر کے لیے "موسیٰ علیہ السلام کی طرح" استعمال کیا گیا ہے۔ ہم نے بڑے ہی واضح انداز میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ "وہ" محمد ﷺ تھے نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہم مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کے مسیح ہونے سے انکار نہیں کرتے جس کا ترجمہ انگریزی میں Christ کیا گیا ہے۔ ہم عہد نامہ قدیم کی اس ''ایک ہزار ایک پیش گوئی'' سے بھی اختلاف نہیں کرتے جس کے بارے میں مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ مسیح کی آمد کے بارے میں ہیں بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تورات میں مذکور (خمسہ موسیٰ 18:18) یہ پیش گوئی واضح طور پر محمدؐ کے بارے میں کی گئی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں۔

پادری نے بڑی شائستگی اور تپاک سے مجھے یہ کہتے ہوئے رخصت کیا کہ یہ بڑی ہی دلچسپ بحث ہے اور یہ کہ میں کسی وقت ان کے ہاں ایک اجتماع میں اس موضوع پر تفصیل سے اظہار خیال کروں اور اب تو کم وبیش ڈیڑھ عشرہ گزر گیا' میں ابھی تک اس دعوت کا انتظار کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے مجھے خلوص سے ہی پیشکش کی ہوگی لیکن تعصب اتنی جلدی کہاں ختم ہوتا ہے اور پھر اپنی بھیڑ کھونا کون پسند ہے۔

## سچائی معلوم کرنے کا پیمانہ:

میں مسیح کی بھیڑوں سے کہتا ہوں کہ اس ''کسوٹی'' سے مدد کیوں نہیں لیتے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر ہونے کے دعویدار پر آزماؤ۔ ''تم ان کے پھلوں کے ذریعے ان کی پہچان کر لو گے۔''

کیا انسان کانٹوں کے درخت سے انگور یا جھاڑیوں سے انجیر کا پھل لے سکتے ہیں؟ ہر اچھے درخت پر اچھا اور برے درخت پر برا پھل ہوگا...... ''ان کے پھلوں کے ذریعے ان کی پہچان لو گے'' (میتھیو 16:7) آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اس کسوٹی پر پرکھنے سے خوفزدہ کیوں ہو؟ آپ دیکھیں گے کہ اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی دراصل تکمیل کی گئی ہے۔ اس سے دنیا میں امن اور خوشی حاصل ہوگی جس کی کہ اشد ضرورت ہے۔ اس حوالے سے جارج برنارڈ شا کا تجزیہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا کوئی شخص جدید دنیا کا مطلق العنان حکمران بن جاتا تو وہ اس کے تمام مسائل حل کر دیتا جس سے دنیا میں امن اور خوشی کا دور دورہ ہو جاتا جس کی کہ شدید ضرورت ہے۔''

## عظیم ترین رہنما کون؟

عالمی شہرت یافتہ ہفتہ وار نیوز میگزین ''ٹائم'' نے 15 جولائی 1974ء کے اپنے شمارے میں مختلف مؤرخین، مصنفین، عسکری رہنماؤں، تاجروں اور دوسرے بہت سے لوگوں کی رائے ''تاریخ کا سب سے بڑا رہنما کون ہے'' کے عنوان سے اکٹھی کی، کچھ نے کہا ہٹلر، کسی نے کہا گاندھی، بدھا، لنکن (ابراہام لنکن) لیکن جیولز میسر مین نے جو ممتاز امریکی ماہر نفسیات تھا، نے مثالی رہنما کی تین خصوصیات بیان کیں:

(1) اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا۔

(2) لوگوں کو ایک سماجی تنظیم مہیا کرنا جس میں وہ اپنے آپ کو محفوظ تصور کریں اور

(3) اپنی قوم کو کسی عقیدے پر جمع کرنا۔

اوپر ذکر کیے گئے تین اصولوں کی کسوٹی پر وہ ہٹلر، پاسچر، سیزر، موسیٰ، کنفیوشس اور بہت ساروں کو پرکھتا ہے اور پھر ایک حتمی نتیجہ نکالتا ہے کہ

''پاسچر اور سالک ان خصوصیات میں پہلی پر پورے اترتے ہیں، گاندھی اور کنفیوشس، سکندر، سیزر اور ہٹلر دوسری اور کسی حد تک تیسری، عیسیٰ علیہ السلام اور بدھا مکمل طور پر تیسری پر پورے اترتے ہیں۔ ان سب میں شاید محمدؐ ایسے عظیم ترین رہنما ہیں جن میں یہ ساری خصوصیات پائی جاتی ہیں اور ان سے کچھ کم موسیٰ علیہ السلام میں بھی موجود ہیں۔ شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر جن کے بارے میں میرا گمان ہے کہ یہودی ہیں، کے معیار کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام اور بدھا پورے اترتے ہیں مگر عجب حسن اتفاق ہے کہ اس کسوٹی پر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام ہی ایک گروپ میں آتے ہیں جس سے اس دلیل کو مزید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تقویت ملتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی طرح نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔

ریورنڈ جیمز ایل وڈ' کولنز کی ڈکشنری آف بائبل میں اس بات کا مزید ثبوت پیش کرتا ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی طرح نہیں بلکہ محمد ؐ موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں۔ ایک اور عقیدے کے بانی کے طور پر موسیٰ علیہ السلام نے یہودی عقیدے کی بنیاد رکھی۔ ''انسائیکلوپیڈیا آف ریلی جئن'' میں موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت پر تفصیلاً اظہار خیال کیا گیا ہے۔

''موسیٰ علیہ السلام کی حیثیت اسلام میں'' کی ہیڈ لائن کے تحت لکھا ہے:

> ''موسیٰ علیہ السلام کو اسلام میں اس عظیم پیغمبر کے طور پر لیا جاتا ہے جنہوں نے اپنے بعد آنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر دی تھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بہت ساری چیزیں موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا پرتو معلوم ہوتی ہیں۔''
>
> (انسائیکلوپیڈیا آف ریلی جئن' جلد 10 'صفحہ 121 'میکملن پبلشنگ کمپنی)

آخر میں میں ایک قابل احترام مسیحی رہنما' بائبل کے شارح پروفیسر ڈمی لو کا تبصرہ نقل کرتا ہوں:

''ایک سچے پیغمبر کا حتمی اصول اس کی تعلیمات کا اخلاقی معیار ہے'' خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بائبل میں فرمان ہے: ''ہم انہیں ان کے پھلوں سے پہچانیں گے۔''

## قرآن مجید کا فرمان:

قرآن مجید میں مسلمانوں اور اہل کتاب کی مشترکہ بنیاد کی نشان دہی ان الفاظ میں کی گئی ہے:

> ''آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔" (سورہ آل عمران 64:3 ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھی)

قرآن پاک میں یہودیوں اور مسیحیوں کو اہل کتاب کے قابل احترام نام سے مخاطب کیا گیا۔ مسلمانوں کو یہاں پر اہل کتاب کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر دعوت دینے کا حکم دیا جا رہا ہے وہ ہے کہ

"ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے" کہ ان تینوں مذاہب کے پیروکار خدائے واحد پر یقین رکھتے ہیں۔

مگر بائبل کے اس عقیدے کے مطابق نہیں کہ "ہمارا خدا ایک سخت گیر (Jealous) خدا ہے جو ان بچوں کی تیسری اور چوتھی نسل تک جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں' ان کے باپوں کی سرزنش پر نظر رکھتا ہے۔" (خروج 20:20-25)

جب کہ خدا کے بارے میں قرآنی تصور یہ ہے کہ وہ ہمارا آقا و مالک اور رب ہے' ہمارا رازق اور خالق ہے' تمام تعریفیں اسی کو زیبا ہیں' ہم سب دعائیں اس سے کرتے اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں:

نظریاتی طور پر تو یہودی اور مسیحی قرآنِ پاک کی آیت کے تینوں نکات سے اتفاق کر لیتے ہیں لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہے۔ خدائے واحد کے تصور اسلامی پر اختلاف کے علاوہ پاپائیت یا مذہبی پیشواؤں کا مسئلہ بھی ہے (یہودیوں میں یہ وراثتی بھی ہے)۔ کاہن، پوپ، پادری یا برہمن اپنے علم یا گناہوں سے پاک زندگی کی بنا پر دوسرے لوگوں سے برتر ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ بندے اور خدا کے درمیان رابطہ کے لیے ہیں مگر اسلام میں ایسا نہیں ہے اور اسلام پاپائیت کے تصور کو تسلیم نہیں کرتا۔

قرآنِ پاک عقیدۂ اسلام کے بارے میں ہمیں مختصراً بتاتا ہے کہ

"اے مسلمانوں! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھی ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب (علیہم السلام) اوران کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) پر۔ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے،ہم اللہ کے فرمان بردار ہیں'' (سورۂ بقرہ۔آیت 136 پارہ 2۔ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی)

مسلمان کی حیثیت (پوزیشن) بڑی واضح ہے، وہ مذہب کو خاص اپنے لیے مختص نہیں کرتا، اسلام کوئی فرقہ یا لسانی مذہب نہیں، اس کی نظر میں مذہب صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے سچ کا راستہ ''یہ وہی مذہب ہے جو اس سے پہلے تمام پیغمبروں تک پہنچا'' (القرآن) یہی وہ سچ ہے جو تمام الہامی کتابوں میں بیان ہوا ہے۔ان سب باتوں کا نچوڑ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور مرضی۔ پھر اس کی خوش دلی سے اطاعت کا معاملہ ہے ''اگر کوئی اس مذہب سے ہٹ کر مذہب چاہتا ہے تو وہ غلط ہے وہ اللہ کی رضا اور مرضی کے خلاف چلتا ہے۔ایسا شخص کسی قسم کی رہنمائی کی توقع نہیں کرسکتا کیونکہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کرنے سے انکار کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 5-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائبل کی پیش گوئیاں

از ڈاکٹر جمال بداوی

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔۔۔" (157:7)

گویا قرآن جو کہ ایک عالمگیر سچائی ہے اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ پہلے کی آسمانی کتابوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر موجود ہے۔

## بائبل میں تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو توحید یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے علمبرداروں میں نمایاں مقام حاصل ہے اور آپ اہلِ یہود، مسیحیوں اور مسلمانوں تینوں کے جدامجد ہونے کا بھی اعزاز رکھتے ہیں۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام کی لڑی سے حضرت یعقوب، یوسف، موسیٰ، داؤد، سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر مبعوث ہوئے۔ ان عظیم پیغمبروں کی آمد اللہ تعالیٰ کے ایک عہد کی جزوی تکمیل تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے اقوامِ عالم کو عزت بخشوں گا۔ (کتاب پیدائش 3,2:12)

اس عہد کو مسلمانانِ عالم نہایت خوش دلی سے تسلیم کرتے ہیں کہ ان تمام پیغمبروں پر ایمان جن کے دین کا لازمی حصہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذات بابرکات:

کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام اوران کی نسل بھی اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا وعدے میں شامل ہیں۔اس سوال کا جواب بائبل کی درج ذیل آیات میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔

(1) کتاب پیدائش (3,2:12) میں اللہ تعالیٰ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جس وعدے کا ذکر ہے اس وقت آپ کا کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا تھا۔

(2) کتاب پیدائش (4:17) میں جو وعید حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے۔

''کیا ایک سو سالہ (بوڑھے) کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا؟ کیا سارہ 90 سال کی عمر میں بیٹے کو جنم دے گی؟'' اور ابراہیم نے خدا سے کہا ''کیا آپ کے وعدے کے دائرے میں صرف اسماعیل ہی آئیں گے؟'' پھر خدا نے کہا ''ہاں مگر تمہاری بیوی سارہ کے ہاں (بھی) بیٹا پیدا ہوگا اور تم اس کا نام اسحاق رکھنا۔'' (کتاب پیدائش 19,18:7)

(3) کتاب پیدائش (21) میں حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے خاص طور پر خوشخبری دی گئی مگر کتاب پیدائش کے باب 21 اور آیات 13 اور 18 میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو ''عظیم امت'' بنانے کی خوشخبری دی۔

(4) بائبل کی کتاب خمسہ موسیٰ Deuteronomy (17,15:21) کے مطابق پہلے بچے کے روایتی حقوق اور مراعات ماں کی سماجی حیثیت سے متاثر نہیں ہوتے (1) اور یہ تمام آسمانی کتابوں کی اخلاقی اور انسانی اصولوں اور تعلیمات کا حصہ ہے۔

---

(1) مثلاً یہ کہا جاتا تھا کہ حضرت سارہ جو حضرت اسحاق علیہ السلام کی والدہ محترمہ تھیں ''آزاد'' تھیں جب کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ ''غلام'' تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(5) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حقیقی اولاد اور آپ کا نطفہ ہونے اور حضرت ہاجرہ کے آپ کی قانونی زوجہ مطہرہ ہونے کی حقیقت کو کتاب پیدائش (3:21,3:16) میں باضابطہ تسلیم کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو آخری اسرائیلی پیغمبر تھے، اللہ تعالیٰ کے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کو عزت بخشنے اور اسے عظیم امت بنانے کے وعدے کی تکمیل کا وقت آ گیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے 600 برس بعد اللہ کے نئے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لے آئے جن کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی دونوں شاخوں کو عزت دینے اور عظیم امت بنانے کے وعدے کی تکمیل ہو گئی تھی لیکن کیا اس امر کے کئی ٹھوس شواہد ہیں کہ بائبل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی پیش گوئی کی گئی؟

## محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پیغمبر جن کا وعدہ کیا گیا تھا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہت بعد پیغمبر مبعوث کرنے کے وعدہ کی تجدید حضرت موسیٰ کے الفاظ میں اس طرح کی گئی۔

بائبل کی کتاب خمسۂ موسیٰ (Deuteronomy)(18:18) میں موسیٰ نے آنے والے پیغمبر کی جو خصوصیات بیان کیں وہ یہ تھیں:

(1) وہ ''اسرائیل بھائیوں'' میں سے ہوگا کا حوالہ واضح طور پر اہل یہود کے ''کزنوں'' کی طرف ہے کیونکہ اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے صاحبزادے ہیں جن کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے غیر مبہم طور پر ''عظیم امت'' بنانے کی خوشخبری دی تھی۔

(2) اس بارے میں جو دوسری علامت تھی وہ یہ تھی ''جو اے موسیٰ! تمہاری طرح ہوگا'' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں جو مماثلت پائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جاتی ہے وہ کسی اور دو پیغمبروں میں نہیں پائی جاتی۔ یہی دو پیغمبر ہیں جنہیں جامع نظریہ حیات عطا کیا گیا۔ دونوں اپنے دشمن کے خلاف صف آرا ہوئے اور معجزاتی طور پر فتح یاب ہوئے۔ دونوں کو نہ صرف پیغمبر تسلیم کیا گیا بلکہ ان کی سیاسی سیادت بھی قائم ہوئی اور دونوں نے اپنے قتل کی سازشوں کے بعد ہجرت کی۔

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں مماثلت تلاش کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے مذکورہ فرمان کا حوالہ عیسیٰ علیہ السلام کو بنانے والے بہت سے اہم عوامل کو نظر انداز کررہے ہیں۔ مثلاً قدرتی پیدائش اور موت اور معمول کی انسانی زندگی گزارنے کے حوالے سے عیسیٰ علیہ اسلام اور موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں جو تضاد ہے اسے ملحوظ خاطر رکھا جانا چاہیے۔

اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ السلام کے پیروکار انہیں صرف خدا کا پیغمبر نہیں بلکہ ''خدا کا بیٹا'' بھی کہتے ہیں اور اس طرح انہیں واضح طور پر حضرت موسیٰ سے ممیز کرتے ہیں جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس حوالے سے بھی مماثلت ہے۔

بائبل کی کتاب خمسہء موسیٰ (Deuteronomy)(2,1:33) موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے خلط ملط کردیتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ خدا (خدا کا کلام) سینائی سے آیا، سائر سے طلوع ہوا (غالباً اس سے مراد یروشلم کے نزدیک واقع گاؤں سائر ہے) اور اس کی چمک پاران (فاران) سے ظاہر ہوئی۔ کتاب پیدائش (21:21) کے مطابق پاران کا ویرانہ تھا جہاں اسماعیل علیہ السلام آباد ہوئے (پاران سے مراد فاران۔ وادی مکہ)۔ بائبل کی کتاب ''کنگ جیمز'' میں حاجیوں کے وادی ''بکہ'' (مکہ کا پرانا نام) میں گزرنے کا ذکر ہے (6,4:84Psalms)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مذکورہ آیت ملاحظہ ہو:

''بابرکت ہیں وہ لوگ جو آپ کے (اللہ کے) گھر میں رہتے ہیں اور ہر دم آپ کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔ بابرکت ہیں وہ لوگ جن کی طاقت کا سرچشمہ آپ (اللہ) کی ذات ہے۔ جو اپنے سفر حج کی مسرت سے سرشار وادی بکہ سے گزرتے ہیں۔''(1)

## محبوب خدا:

بائبل کی کتاب السیع (یسعاہ) (42:1-13) میں خدا کے پیارے، برگزیدہ بندے اور پیغمبر کا ذکر ہے جو ایک قانون لے کر آئے گا جس کا جزیدہ نما (عرب) میں انتظار تھا جسے نہ ناکامی ہوگی اور نہ ہی وہ حوصلہ ہارے گا جب تک زمین پر انصاف قائم نہ کر دے۔ اسی آیت (11) کے مطابق جس شخص کا انتظار تھا اس کا تعلق قیدار کی نسل سے تھا۔ قیدار کون ہے؟ کتاب پیدائش کے مطابق (25:13) قیدار حضرت اسماعیل کا دوسرا بیٹا تھا اور حضرت اسماعیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے تھے۔

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت:

بائبل کی کتاب حبقوق (Habkakkuk) پیغمبر حبقوق سے منسوب (3:3) میں خدا (کی مدد) کی تیمان (مدینہ کے شمال میں ایک نخلستان بحوالہ جے ہسٹنگز ڈکشنری آف بائبل) کی طرف سے آمد کا ذکر ہے اور یہ کہ ایک مقدس شخص پاران (فاران۔ مکہ) کی طرف سے آئے گا۔

---

(1) یہ امر قابل ذکر ہے کہ خود قرآن مجید میں بھی مکہ کا نام بکہ مذکور ہے۔

''ان اول بیت وضع للناس الذی ببکہ مبرکا.''

''اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے۔

جو بکہ (مکہ شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت کا موجب ہے۔ (3:96) (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



”خدا (کی مدد) کی آمد تیمان کی طرف سے ہوئی اور مقدس شخص
پاران کی طرف سے آیا۔اس کی عظمت آسمانوں کی وسعت تک جا
پہنچی اور دنیا کے کونے کونے میں ان کی ذات کی توصیف کی گئی ان کی
شان وشوکت چڑھتے سورج کی طرح تھی اس کے ہاتھوں سے روشنی
کی شعاعیں پھوٹتی تھیں اور اس کی قوت اس کے دست و بازو میں
تھی۔“ (حبقوق Habakkuk، 4,3:3)

مندرجہ بالا آیات میں واضح اشارہ آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کی طرف تھا کہ مقدس شخص جس نے قوم کی سختیوں سے تنگ آ کر پاران (مکہ) سے تیمان (مدینہ) کی طرف ہجرت کی اور پھر جس طرح آپ کا نام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا۔اس سے مراد آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔اسی طرح بائبل کی کتاب السیع (یسعاہ Isaiah) میں مذکور ہے:

”عرب سے متعلق ایک (غیبی) آواز
تم لوگ درویشوں کے قافلے ہو
جو عرب کے آباد علاقے میں خیمے لگائے ہوئے ہو
پیاسوں کو پانی پلاؤ گے
تم جو وادی تیما میں رہتے ہو
مہاجرین کو کھانا کھلاؤ گے
جو تلواروں سے بچ کر تمہارے پاس آئیں گے
جن پر تلواریں سونت لی گئی ہوں گی
جن پر کمانیں کھینچ لی گئی ہوں گی
اور جن پر جنگ مسلط کر دی گئی ہوگی۔“ (یسعاہ Isaiah، 15,14,13:21)

اسی میں سے جنگ بدر کے بارے میں بھی پیش گوئی کی گئی ہے جس میں کمزور اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کم ہتھیاروں سے مسلح فدائیوں نے معجزانہ طور پر ''قیدار'' قبائل کے طاقتور لوگوں کو شکست دے دی جو اسلام کو ختم کرنا اور اپنے ہی قبیلوں کے ان لوگوں کو زیر کرنا چاہتے تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ متعلقہ آیات ملاحظہ ہوں:

''یہ (سب کچھ) مجھے خداوند نے بتایا ہے کہ ایک سال کے اندر جیسا کہ ایک غلام شمار کرنے پر مامور ہو، قیدار قبائل کی ساری شان و شوکت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ان تیر اندازوں میں سے یعنی قیدار کے جنگجوؤں سے جو بچ پائیں گے وہ چند ہی ہوں گے۔ (Isaiah، 17,16:21)

## بائبل میں قرآن کے بارے میں پیش گوئی:

قرآن مجید 23 سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔ قرآن کے الفاظ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں ڈالے۔ جبرائیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آتے اور آپ کو یاد کراتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے مصنف یا خالق نہیں ہیں بلکہ یہ خدائی کلام ہے جو آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوتا رہا اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ آپؐ سے سن کر اپنے حافظے میں محفوظ کر لیتے اور آپ کی ذاتی نگرانی میں اسے تحریری شکل میں بھی محفوظ کر لیتے۔

کیا یہ محض حسن اتفاق تھا کہ ''موسیٰ سے مماثلت رکھنے والا پیغمبر'' جو اسرائیلیوں (بنی اسماعیل) کا بھائی تھا وہی تھا جس کے منہ میں خدائی کلام ڈالا جاتا تھا اور جو اسے خدا کے نام سے تلاوت کرتا تھا۔ (خمسہ موسیٰ، 19,18:18)

''میں ان کے بھائیوں میں سے تم جیسا ایک پیغمبر پیدا کروں گا اور میں اپنے الفاظ اس کے منہ میں ڈال دوں گا اور وہ وہی کچھ کہے گا جس کا میں اسے حکم دوں گا اور جس نے اس کلام پر کان نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دھرا جو وہ میرے نام کے ساتھ سنائے گا تو اس کا حساب کتاب میں خود کروں گا۔" (Deuteronomy، 18:18,19)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس "فارقلیط" اور "تسلی دینے والے" کی آمد کی خبر دی تھی کیا یہ بھی "حسن اتفاق" ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو جو میں حکم کروں گا تمہیں اُس کی اطاعت کرنا ہوگی اور میں آسمانی باپ سے کہوں گا کہ وہ تم کو ایک اور "فارقلیط" عطا کرے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو جو سچائی کی روح ہو۔" (انجیل یوحنا (جان)، 15:11,16)

ایک دوسری جگہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"مگر جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا وہ تم لوگوں کو سچائی کی طرف بلائے گا۔ وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرے گا اور وہی بات کرے گا جو وہ (اللہ کی طرف سے) سنے گا اور وہ آنے والے زمانے کی خبر بھی دے گا۔" (جان انجیل یوحنا، 13:16)

کیا یہ ایک اور "حسن اتفاق" ہے کہ بائبل قیدار کی نسل سے منسلک پیغمبر کا تعلق ایک نئے گیت (نئی زبان کی آسمانی کتاب) سے جوڑتی ہے جو خداوند کی شان میں گایا جائے گا۔

"خداوند کی شان میں ایک نیا گیت گاؤ
دنیا کے آخر کونوں سے اس کی حمد کی آواز بلند کرو
تم ہو جو سمندر تک جاؤ گے اور اس کے اندر رہنے والے بھی
جزیرے اور ان میں رہنے والے سب لوگ
صحرا اور اس کی آبادیوں کے مکین سب آوازیں بلند کریں گے
قیدار کی نسل کے لوگ جشن منائیں گے
سیلا کے لوگ مسرت کے گیت گائیں گے
وہ پہاڑ کی چوٹی سے خوشی کے نغمے بلند کریں گے" (Isaiah، 42:10,11)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بلکہ بائبل میں ایک اور مقام پر زیادہ واضح انداز میں پیش گوئی کی گئی کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر ایک اجنبی زبان میں قوم سے بات کرے گا۔

''ٹھیک ہے، پھر خدا ایک اجنبی لہجے (نامانوس انداز میں) میں ایک عجیب زبان میں اپنے بندوں سے بات کرے گا۔'' (Isaiah 11:28)

یہ دوسری آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کی طرف اشارہ ہے جو نزول وحی کے وقت آپؐ پر طاری ہو جاتی تھی اور الفاظ پریشانی میں بعض اوقات آہستہ آہستہ آپؐ کی زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قرآن مجید ایک ہی بار کی بجائے 23 سال کے طویل عرصے میں آپؐ پر نازل ہوا۔

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پیغمبر موعود:

عیسیٰ علیہ السلام کی آمد تک اہلِ یہود اس پیغمبر کا انتظار کر رہے تھے جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ ''موسیٰ (علیہ السلام) کی طرح'' ہے۔ (خمسہ موسیٰ، 18:18) اس لیے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام تشریف لائے تو یہودیوں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا آپ ہی وہ مسیحا ہو؟'' انہوں نے فرمایا ''نہیں''۔ پھر پوچھا، کیا آپ الیاس (علیہ السلام) ہو۔ انہوں نے جواب دیا ''نہیں''۔ پھر تورات میں مذکور پیغمبر (خمسہ موسیٰ، 18:18) کے حوالے سے براہِ راست پوچھ لیا کہ ''آپ وہ پیغمبر موعود ہیں؟'' انہوں نے کہا ''نہیں''۔ (جان 'یوحنا'، 19:1-21)

بائبل میں انجیل یوحنا کے باب 15,14 اور 16 کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام نے اس ''فارقلیط'' تسلی اور خوشخبری دینے والے کے بارے میں بتایا کہ ان کی تشریف آوری آپ کے بعد ہوگی جسے ''آسمانی باپ'' ایک اور ''تسلی دینے والے'' کے طور پر مبعوث کرے گا جو اپنی قوم کو نئی چیزیں (نیا دین) سکھائے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کے لوگ برداشت نہیں کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سکتے۔اس ''تسلی دینے والے'' کو ''سچائی کی روح'' کے نام سے پکارا جائے گا۔ (اس لفظ کے معانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب صادق اور امین سے ملتے جلتے ہیں۔)

انجیل یوحنا میں ایک مقام پر آپ کو ''مقدس روح'' بھی کہا گیا۔ (John، 26:14) تاہم بائبل ڈکشنری (ایڈیٹر جے میکنزی) میں اس ''فارقلیط'' کی شخصیت کی جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں اس سے ''مقدس روح'' کی یہ اصطلاح ہم آہنگ نہیں۔ یہ اعتراف کیا جانا چاہیے کہ یہ صورتحال مکمل ہم آہنگی کی تصویر پیش نہیں کرتی۔

درحقیقت تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بعض اولین مسیحیوں کا عقیدہ تھا کہ یہ ''فارقلیط'' انسان ہے روح نہیں۔ اس سے شائدان لوگوں کے مؤقف کی وضاحت ہو سکے جنہوں نے ان مدعیوں کا ساتھ دیا جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ''فارقلیط'' کے لیے بیان کردہ خصوصیات پر پورا اترے بغیر اس کا دعویٰ کر دیا۔

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بائبل کے ''فارقلیط'' ہیں:

ان دلائل کے ساتھ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت مبارکہ ہی دراصل بائبل میں مذکور فارقلیط ہے۔ فارقلیط کے معانی میں تسلی دینے والا، مددگار، خبردار کرنے والا شامل ہیں اور یہ تمام خصوصیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کی۔ ایک نیا دین پیش کیا جسے عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں برداشت نہ کیا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی تعلیمات پیش کیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں (وحی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کے ساتھ موجود رہتے ہیں (اپنی اصل حالت میں موجود تعلیمات کے ذریعے) یہ تعلیمات قیامت تک کے لیے ہیں کیونکہ آپؐ خدا کے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالمگیر پیغمبر ہیں جنہوں نے پوری انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر جمع کر دیا اور انہیں سچائی کے راستے پر ڈال دیا۔ آپؐ نے بعض آنے والے واقعات کی خبریں دیں جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حرف بہ حرف پوری ہوئیں اوراس طرح موسیٰ علیہ السلام کی اس کسوٹی پر پوری اتریں جوآپ نے سچے پیغمبر اور جھوٹے دعویداروں میں امتیاز کے لیے پیش کی تھی۔

''اگر (کوئی) ''پیغمبر'' خداوند کے نام پر کسی آنے والے واقعہ کی خبر دے اور وہ سچ ثابت نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پیغام خداوند کا نہیں تھا اور ''پیغمبر'' نے محض مفروضہ پیش کیا ہے۔ اس (شخص) سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔'' (خمسہ موسیٰ 'تورات'، 22:18)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل دنیا کو گناہوں کے خلاف خبردار کیا۔ راست بازی کا درس دیا اور خبردار کیا کہ روزِ قیامت ہر چیز کا حساب ہوگا۔

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''جب وہ آئے گا تو گناہ کاروں کو سزا دے گا (یا گناہوں کی دنیا کو بے نقاب کرے گا) اور دنیا کو نیکی اور راست روی کی تلقین کرے گا اور بتائے گا کہ دنیا میں کیئے گئے (اچھے اور برے) اعمال کا حساب لیا جائے گا۔'' (انجیل یوحنا (جان) 8:16)

## کیا مذہبی سیادت کی منتقلی کی پیش گوئی کی گئی:

اہلِ یہود کی طرف سے آخری اسرائیلی پیغمبر یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کے بعد اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی تکمیل کا وقت آ گیا تھا کہ ''میں اسماعیل علیہ السلام کی نسل کو عظیم قوم بناؤں گا۔'' (کتاب پیدائش)

''بچہ بڑا ہو گیا اور اس کا دودھ چھڑا دیا گیا۔ جس روز اسحاق کا دودھ چھڑایا گیا ابراہیم (علیہ السلام) نے ایک بڑی ضیافت دی۔ مگر سارہ نے دیکھا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کا جو بیٹا ہاجرہ مصریہ کے بطن سے پیدا ہوا تھا وہ منہ چڑا رہا تھا (جس پر) سارہ نے ابراہیم (علیہ السلام) سے کہا کہ اس غلام عورت اور اس کے بیٹے کو مجھ سے دور لے جاؤ کیونکہ یہ عورت اور اس کا بیٹا میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ ورثہ میں شریک نہیں ہو سکتے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس بات نے ابراہیم (علیہ السلام) کو بہت پریشان کر دیا کیونکہ یہ اس کے بیٹے کا معاملہ تھا مگر خداوند نے ابراہیم سے کہا ''اپنے بیٹے اور لونڈی کے بارے میں پریشان نہ ہو جو سارہ نے کہا ہے اس پر عمل کرو کیونکہ یہ اسحاق ہی ہے جس کے ذریعے تمہاری نسل کا شمار ہوگا۔ میں لونڈی کے بیٹے کی نسل کو بھی قوم بناؤں گا کیونکہ وہ بھی تمہارا بیٹا ہے۔'' (کتاب پیدائش، 21:8-13)[1]

## انجیر کے درخت کی مثال:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو انجیر کے درخت کی مثال دی اور کہا کہ جس انجیر پر پھل نہ آئے اس کا کوئی فائدہ نہیں اسے سوکھ جانا چاہیے۔

---

(1) یہ بائبل کا مفروضہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ غلام عورت تھیں۔ محققین خصوصا قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے اپنی عظیم کتاب ''رحمت اللعالمین'' میں دلائل اور ثبوت کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہم السلام بلند مرتبت خاتون تھیں (اور بعض کے نزدیک فرعون کی بیٹی تھیں جنہیں اس نے حضرت سارہ کی کرامت کے باعث ان کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا اور بعد میں حضرت سارہ نے خود انہیں اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجیت میں دیا)۔

قاضی سلیمان سلمان منصور پوری نے حضرت ہاجرہ کو بانیہ بلدۃ امین مکہ معظمہ کا خطاب بھی دیا ہے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت ہاجرہ سے فرشتے ہم کلام ہوتے تھے۔

''جب مشک سے پانی ختم ہوگیا تو اس (ہاجرہ) نے بچے کو ایک جھونپڑی کے نیچے لٹا دیا اور (پانی کی تلاش میں) (پہاڑوں کے) اوپر اور نیچے جانے لگی اور کہنے لگی ''میں اپنے بچے کو پیاس سے ترستا ہوا نہیں دیکھ سکتی'' اور پھر پاس بیٹھ کر رونے لگی۔''

''خداوند نے بچے کے رونے کی آواز سن لی اور فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو آواز دی اور کہا ''ہاجرہ! کیا بات ہے۔ ڈرو مت، خداوند نے بچے کی رونے کی آواز سن لی ہے۔ بچے کو ہاتھوں میں اٹھا لو کیونکہ (خداوند نے کہا ہے کہ) میں اس بچے کی نسل سے ایک عظیم قوم پیدا کروں گا۔'' (پیدائش، 21:15-18) مترجم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(انجیر کا درخت کا حوالہ پیغمبروں کے تذکرے میں اکثر آتا ہے) اور یہ کہ تین سال تک اگر اس پر پھل نہ آئے تو اسے کاٹ دینا بہتر ہے۔ اِس مثال سے عیسیٰ علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ جو قوم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتی اسے ایک آخری موقع دے کر اس کی جگہ نئی قوم لائی جاتی ہے۔ بائبل میں ارشاد ہے:

''اگلی صبح جب آپ (حضرت عیسیٰ) شہر واپس آ رہے تھے تو آپ کو سخت بھوک لگی تھی۔ آپ سڑک کنارے انجیر کے درخت کو دیکھ کر اس کی طرف لپکے (کہ کچھ انجیریں کھا کر بھوک مٹائیں) مگر اس پر پتوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ جس پر آپ نے درخت سے کہا ''خدا کرے تم پر اب کبھی پھل نہ آئے۔'' درخت آناً فاناً سوکھ گیا۔''

''جب آپ علیہ السلام کے عقیدت مندوں نے یہ دیکھا تو حیران ہو گئے اور پوچھنے لگے ''درخت اتنی جلدی کیسے سوکھ گیا۔''

''عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ''میں تم کو سچی بات بتاتا ہوں، اگر تمہارا ایمان پختہ ہے اور دل میں کوئی شک نہیں ہے تو تم میں بھی وہ کچھ کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے گی جو ابھی انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا ہے بلکہ اگر تم اس پہاڑ کو بھی کہہ دو کہ اپنے آپ کو سمندر میں گرا دو تو ایسا ہو جائے گا۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو تمہیں مل جائے گا۔'' (انجیل متی، Mathew، 22-18:21)

انجیل متی میں ہی ایک اور مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''اِس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خداوند کی سلطنت تم سے واپس لے لی جائے گی اور اس قوم کو دے دی جائے گی جو اس پر پھل لے کر آئے گی۔'' (متی، میتھیو، 43:21)

''وہ قوم'' اسماعیل (علیہ السلام) کی نسل ہے (جو انجیل متی (42:21) کے مطابق عمارت کی تعمیر کے وقت معمار کی طرف سے ''مسترد کیا ہوا پتھر'' ہے) جس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق اپنے وقت کی تمام طاقتوں پر فتح پائی۔ آپ نے فرمایا:

''اور جو کوئی بھی اس پتھر پر گرے گا ٹوٹ پھوٹ جائے گا لیکن جس پر یہ گرے گا اسے پیس کر سرمہ بنا دے گا۔'' (انجیل متی (میتھو 44:21)

## کیا تمام پیش گوئیاں محض اتفاقات ہیں؟

کیا یہ ممکن ہے کہ اس بحث کے دوران جن پیش گوئیوں کا تذکرہ ہوا ہے وہ سب ''اتفاقات'' کے ایک سلسلے کا حصہ ہیں اور کیا یہ آیات جو واضح طور پر تاریخ کے دھارے کو بدل دینے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دے رہی ہیں ان کو نظر انداز کر دیا جائے اور اس بات پر یقین کر لیا جائے کہ بائبل کی مختلف کتابوں میں پیغمبروں نے مختلف اوقات میں جو کچھ اس حوالے سے فرمایا وہ سب ''حسن اتفاق'' ہی ہے؟

## ''آنے والے'' کے 10 ہزار ساتھی:

ان پیش گوئیوں میں یہ تو ذکر آچکا ہے کہ اس پیغمبر کا ظہور پاران (وادیٔ فاران یعنی مکہ) سے ہوگا۔ تاہم ایک اور حیران کن پیش گوئی بھی موجود ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ''آنے والے کے ''ہمراہ'' 10 ہزار نیک لوگ'' بھی ہوں گے۔ جو واضح طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے 10 ہزار صحابہ کرامؓ کی طرف اشارہ ہے جن کی قیادت کرتے ہوئے آپؐ پاران یعنی مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے اور کوئی خون بہائے بغیر آپؐ نے بت پرستی کے سب سے بڑے مرکز کا خاتمہ کر دیا۔ بائبل کی کتاب خمسہ موسیٰ میں ارشاد ہے:

(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انتقال سے قبل اپنی قوم سے فرمایا)

''خداوند کا ظہور (طور) سینا کی طرف سے ہوا
اور سئیر میں ان کو نظر آیا
وہ (اس کا نور) کوہ پاران کی طرف سے چمکا
اور اس کی آمد 10 ہزار نیک لوگوں کے جلو میں ہوئی
جنوب کی طرف سے پہاڑی ڈھلانوں سے اتر کر'' (خمسہ موسیٰ، 2:33)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 6- مسیحیت عالمگیر مذہب نہیں

از الحاج اے ڈی جی جولا

(بیرسٹر ایٹ لا، نائیجیریا)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس مسیحیت کے علمبردار تھے اس سے کبھی عالمگیر مذہب مراد نہیں لیا گیا۔ اگرچہ جہاں تک عیسیٰ علیہ السلام کے پیغام اور بنیادی تعلیمات یعنی آپ کے مذہب کا تعلق ہے وہ اسلام سے مختلف نہ تھا۔ مگر اس میں زندگی کے سب پہلوؤں کے لیے رہنمائی موجود تھی نہ ہی وہ تمام قوموں اور زمانوں تک وسیع تھا۔ انسانی تاریخ کی ان گنت صدیوں میں جب بنی نوع انسان کی مختلف نسلیں عملاً ایک دوسرے سے الگ تھلگ زندگی گزار رہی تھیں اور ان میں ذرائع رسل ورسائل کا بھی فقدان تھا تو اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے لیے الگ الگ پیغمبر مبعوث فرمائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایسے ہی ایک پیغمبر تھے جو ایک قوم کے لیے بھیجے گئے۔ آپ قوم یہود کے مسیحا تھے۔

مسیحیت کے بارے میں ایک بڑا حوالہ ڈاکٹر سی۔ جے۔ کاڈکس لکھتے ہیں:

> ''مسیحائی کی جو خصوصیت عیسیٰ (علیہ السلام) کو عطا ہوئی تھی اس کے اثرات محض ایک قوم تک محدود تھے اور ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ نے اپنی تبلیغ اور بیماریوں کے علاج کا دائرہ کم وبیش یہودی علاقے تک محدود رکھا۔ یہاں تک کہ ایک موقع پر جب انہیں ایک غیر یہودی لڑکی کے علاج کے لیے کہا گیا تو انہوں نے پس وپیش کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مظاہرہ کیا۔" (The Life of Jesus)

اِس طرح مختلف قوموں (حتیٰ کہ بعض اوقات مختلف آبادیوں اور بستیوں) میں الگ الگ پیغمبر بھیج کر انہیں سچائی کا راستہ دکھاتے ایک زمانہ بیت گیا تو کارساز حقیقی کے نظام کے مطابق ایک ایسے پیغمبر کی بعثت کا وقت آ گیا جس کا لایا ہوا مذہب نہ صرف عالم موجود کے لیے ہو بلکہ اس کی تعلیمات قیامت تک بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہوں۔

اور ان تمام تقاضوں کی تکمیل کے لیے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تشریف آوری ہوئی اور آپؐ جو پیغام لے کر آئے اس میں پہلے آنے والے تمام پیغمبروں کی تعلیمات کا نچوڑ تھا۔ جو نہ صرف قومی حد بندیوں سے آزاد تھا بلکہ اسے مستقبل کی تحریفات سے پاک رکھنے کا بھی اہتمام موجود تھا۔ آپؐ نے مختلف مذہب اور قومی روایات کو ایک عالمگیر عقیدے، اور تہذیب کے قالب میں ڈالا اور مختلف علاقوں میں آباد گونا گوں رنگوں اور نسلوں کے لوگوں کو عالمگیر اخوت کی لڑی میں پرو دیا۔

یہ تجزیہ کرتے ہوئے کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام ایک عالمگیر مبلغ تھے یا ان کا دائرہ کار ایک مخصوص علاقے تک محدود تھا اور آیا مسیحیت ایک عالمگیر مذہب ہے یا اس کا زمانہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ خود بائبل کی گواہی بھی پیشِ نظر ہونی چاہیے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود فرمایا:

"یہ گمان نہ کرو کہ میں پہلے (آسمانی) قوانین اور پیغمبروں کی نفی کرنے آیا ہوں۔ میں ان (تعلیمات) کو ختم کرنے نہیں بلکہ ان کی تکمیل کرنے آیا ہوں۔ اس لیے میں تم لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں (خدائی) قانون میں ایک نقطہ یا شوشہ بھی ختم نہیں کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسے مکمل کر دیا جائے۔" (انجیل میتھیو، 18,17:5)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِس حوالے سے موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں نے جو کچھ فرمایا اور جوان کی تعلیمات ہیں وہ مذاہب عالم کی تاریخ کا حصہ ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے اس تاریخ کو تبدیل کرنے کا عندیہ کبھی نہیں دیا۔ سوال یہ ہے کہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا ارادہ کیا تھا اور ان کو پیغمبر بنا کر بھیجنے والے خالق کائنات کی حکمت کیا تھی اسے عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر کوئی جان سکتا ہے نہ ہی بیان کرسکتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا واضح بیان موجود ہے:

"میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔"

(میتھیو، 24:15)

اِس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات بنی اسرائیل کے لیے مخصوص تھیں سب کے لیے نہیں۔ جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے حواریوں سے فرمان موجود ہے کہ وہ دیگر لوگوں کو جا کر نصیحت کریں۔ (میتھیو، 19:28) تو اس کا مطلب یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے تمام قبائل تک ان کا پیغام پہنچا دیں اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واضح بیان بھی موجود ہے:

"میں پورے یقین کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ میں سے جو لوگ مجھ پر اور میرے دوبارہ جی اُٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں کہ جب فرزند آدم (عیسیٰ علیہ السلام) خداوند کے تخت کے سائے میں بیٹھے گا تو آپ بھی بارہ تختوں پر براجمان ہوں گے، بنی اسرائیل کے 12 قبائل کے فیصلے کریں گے۔" (میتھیو، 18:19)

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

"ان 12 (حواریوں) کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے روانہ کیا اور ہدایت کی کہ تم غیر یہودیوں کی طرف نہیں جاؤ گے اور نہ ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سامریوں کے شہر میں داخل ہو گے بلکہ تم کو بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف جانا ہے۔" (میتھیو، 10:5-6)

مندرجہ بالا فرامین سے ہرگز یہ مطلب اخذ نہیں ہوتا کہ مسیحی مبلغ پہلے اسرائیلیوں کے پاس جائیں اور پھر دوسروں کے پاس۔ کیونکہ اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے پاس جانے کا مطلب یہ نہیں کہ بس جاؤ اوران کے شہروں میں چل پھر کراوران سے رسمی ملاقات کر کے واپس آجاؤ بلکہ انہیں مسیحیت قبول کرنے پر آمادہ کرو یعنی جو "بھیڑیں" گلے سے بچھڑ چکی ہیں انہیں واپس لایا جائے۔ اس سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک تمام یہودی مسیحیت قبول نہ کرلیں کسی اور کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے پوری وضاحت سے یہ بیان کر دیا ہے کہ اہلِ یہود کو تبلیغ اور انہیں مسیحیت قبول کرنے پر آمادہ کرنے کا کام ان کے دوبارہ ظہور تک مکمل نہیں ہوگا۔ آپ کا فرمان ہے:

"مگر جب وہ آپ کو اس شہر میں تکالیف دیں تو آپ دوسرے شہر کو ہجرت کر جائیں۔ اس لیے میں یقین کے ساتھ آپ کو کہتا ہوں کہ اسرائیل کے شہروں کی طرف نہیں جاؤ گے جب تک فرزند آدم (عیسیٰ علیہ السلام) واپس نہ آجائے۔" (میتھو، 23:10)

بائبل کے ایک اور فرمان (میتھیو 19:28) میں مسیحی مبلغین پر لازم کر دیا گیا کہ وہ اسرائیلی شہروں کے اندر محض جانے پر اکتفا نہ کریں بلکہ وہاں مسیحیت کے قیام کو یقینی بنائیں اور یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ اسرائیلیوں کو تبلیغ کا کام عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ ظہور تک مکمل نہیں ہوگا۔ اس لیے چونکہ ابھی تک عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ ظہور نہیں ہوا اس لیے مسیحی مبلغین کی تبلیغ کا دائرہ محض یہودیوں تک محدود رہے گا اور جو مبلغین یہودیوں کے سوا دوسری اقوام میں تبلیغ کر رہے ہیں وہ عیسیٰ علیہ السلام کے فرمان کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام اقوام عالم کے لیے ہے:

اِس کے برعکس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے آغاز میں ہی تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کیا۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"(اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔"(7:185)

"اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"(21:107)

قرآن مجید کے نزول کا مقصد بین المذاہب اور بین الاقوام اختلافات اور تقسیم ختم کرنا تھا۔اگر قرآن نازل نہ ہوتا تو یہ اختلافات برقرار رہتے اور دنیا کو کبھی یہ علم نہ ہو پاتا کہ اس کا ایک ہی خالق ہے اور نہ ہی اہلِ دنیا کو یہ احساس ہو پاتا کہ اس دنیا کے قیام کا ایک عظیم مقصد ہے۔

مسیحیت کا عقیدہ یہ ہے کہ اہلِ یہودی اللہ کی پسندیدہ اور خاص قوم ہیں اور اللہ نے اپنی کتابیں اور پیغمبر صرف یہودیوں کی طرف ہی بھیجے ہیں۔مسیحی صرف یہودی پیغمبروں کو ہی تسلیم کرتے ہیں۔باقی ان کے نزدیک جھوٹے ہیں لیکن اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اس بات پر یقین رکھنا کہ پیغمبر صرف ایک قوم میں مبعوث کیے گئے اللہ تعالیٰ کی ہمہ گیریت کا انکار کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ''بائبل کا خدا'' صرف ایک قوم کا خدا:

بائبل بدقسمتی سے خدا کی حاکمیت کو محدود کر دیتی ہے اور رب العالمین کو محض ایک قوم کا خدا قرار دیتی ہے اور جگہ جگہ خدا کو ''اسرائیل کا خدا'' کہہ کر پکارا گیا ہے۔

''اور داؤد (علیہ السلام) نے ابی گیل سے کہا' اسرائیل کے خدا کے لیے تعریفیں ہیں جس نے آپ کو آج مجھ سے ملاقات کے لیے بھیجا۔'' (I سیموئیل، 32:25)

''اور بادشاہ (داؤد) نے یہ بھی کہا' اسرائیل کے خدا کے لیے ہیں سب تعریفیں جس نے آج یہ دن دکھایا کہ مجھے ایک (جانشین) (سلیمان) عطا کیا جو میرے تخت پر بیٹھا ہے اور میری آنکھیں اسے دیکھ رہی ہیں۔'' (I سلاطین (کنگ)، 48:1)

''سب تعریفیں اسرائیل کے خدا کے لیے ہوں۔ ہمیشہ کے لیے اور لوگوں نے کہا آمین اور خداوند کی حمد وثنا کی۔'' (I تواریخ، اکرانیکلز، 36:1)

''خدا، اسرائیل کا خدا ہی وہ ذات ہے جو مافوق الفطرت کام کرنے پر قادر ہے۔'' (زبور، 18:72)

''اور اس نے کہا، اسرائیل کے خدا کے لیے ہیں سب تعریفیں جس نے اپنے ہاتھوں سے وہ وعدہ پورا کیا جو اس نے میرے باپ داؤد سے کیا تھا۔۔۔'' (II تواریخ [اکرانیکلز] 4:6)

عیسیٰ علیہ السلام اپنے آپ کو یہودیوں کا مبلغ قرار دیتے تھے اور اگر یہودیوں کے سوا کوئی دوسرا ان سے رجوع کرتا تو وہ ان کو واپس بھیج دیتے تھے۔ انجیل متی کی ایک آیت ملاحظہ ہو:

''اس جگہ کو چھوڑ کر عیسیٰ (علیہ السلام) طائر اور حیرون کے علاقے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طرف چلے گئے۔ اس علاقے کی ایک کنعانی عورت ان کے پاس آئی اور روتے ہوئے کہا "میرے آقا! فرزند داؤد! مجھ پر رحم کیجئے۔ میری بیٹی پر شیطان کا غلبہ ہو گیا ہے۔"

عیسیٰ (علیہ السلام) نے کوئی جواب نہ دیا جس پر آپ کے حواری آپ کے پاس آئے اور کہا "اسے واپس بھیج دیں کیونکہ وہ ہمارے پیچھے آہ و زاری کرتی ہے۔"

(جس پر) آپ نے جواب دیا "میں صرف بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔" عورت پھر پلٹ کر آئی اور آپ کے سامنے دوزانو ہو گئی اور کہا "میرے آقا! میری مدد کیجئے۔"

آپ نے جواب دیا "یہ جائز نہیں کہ میں بچوں سے روٹی چھین کر کتوں کو ڈال دوں۔" (میتھیو، 15:21-26)

عہد نامہ قدیم کے تمام پیغمبر اپنی تعلیمات فرزندان اسرائیل کے لیے مخصوص کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# The God of the Bible is National God

The God of the Bible is a National God of Israel as the Bible talks not of God but of the God of Israel.

"And David said to Abigail, Blessed be the Lord God of Israel, which sent thee this day to meet me."
(I Samuel 25:32)

"And also thus said the king, Blessed be the Lord God of Israel, which hath given one to sit on my throne this day, mine eyes even seeing it." (I Kings 1:48)

"Blessed be the Lord God of Israel forever and ever. And all the people said, Amen, and praised the Lord."
(I Chronicles 16:36)

"And he said, Blessed be the Lord God of Israel, who hath with His hands fulfilled that which He spoke with his mouth to my Father David, saying......."
(II Chronicles 6:4)

"God the God of Israel, who only doeth wondrous things." (Psalms 72:18)

Jesus regarded himself as a teacher for the Israelites. If others approached him, he would send them away. In Matthew we read:

"Then Jesus went hence, and departed into the coasts of Tyre and Sidon. And, behold, a woman of Canaan came out of the same coasts and cried unto Him, saying, Have mercy on me, O Lord, thou son of David; my daughter is vexed grievously with a devil. But he answered her not a word. And His disciples came and besought him, saying, Send her away; for she crieth after us. But he answered and said, I am not sent but unto the lost sheep of the house of Israel. Then came she and knelt before him, saying Lord, help me. But he said, it is not right to take the children's bread, and cast it to dogs."
(Matthew 15:21-26)

The Prophets of the Old Testament only addressed their teachings to the sons of Israel.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



From this, it is clear that Matthew 28:19 requires Christian preachers to establish Christianity in the towns of Israel and not merely to visit those towns. It is made quite clear that this duty of preaching to the Israelites will not be over until his Second Coming. In preaching to others, while the Second Coming of Jesus had yet to take place, Christian preachers are acting against the teaching of Jesus.

On the other hand, the Holy Prophet Muhammad peace and blessings be upon him form the very beginning of his ministry addressed himself to all mankind. It is the Holy Prophet who declared:

Say: O mankind: truly I am a Messenger to you all from Allah. (Al-Qur'an 7:158)

We have not sent thee (Muhammad) but as a mercy to all nations. (Al-Qur'an 21:107)

The revelation of the Qur'an, therefore, was meant to remove those differences and divisions which existed between religion and religion and between people and people and which had first arisen out of the inevitable limitations of earlier teachings. If the Qur'an had not come, these divisions would have endured. The world would never have known that it had but One Creator, nor would it have realized that its creation had one large purpose in view. Differences between religions prior to Islam seem to require rather than to resist the coming of a teaching which should unite them all.

Christianity believes that the Israelites are a chosen people and that God has sent His revelations and prophets to them alone. The Christians accept only the Israelite Prophets: all others they consider to be impostors. But Islam says that it would be a denial of the universal providence of God to assert that Prophets were raised only in one nation.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



But to argue from this that Jesus had commanded his followers to take his message to people other than Israel is not correct. It means only this that the followers of Jesus were commanded by him to preach his message to all tribes of Israel and not to all nations and people as such. Jesus speaks in clear terms:

"Verily I say unto you, that ye which have followed me, in the regeneration when the Son of man shall sit in the throne of His glory, ye also shall sit upon twelve thrones, judging the twelve tribes of Israel."

(Matthew 19:28)

"I am not sent but unto the lost sheep of the house of Israel. It is not right to take the children's bread, and to cast it to dogs." (Matthew 15:26)

Again we read:

"These twelve Jesus sent forth and commanded them, saying, go not into the way of the Gentiles and into any city of the Samaritans enter ye not; but go rather to the lost sheep of the house of Israel."

(Matthew10:5-6)

Nobody should imagine that the idea here is that Christian preachers should first go to Israelite towns, then to others. For, to go to the lost sheep of Israel does not mean only to visit their towns, but to convert them to Christianity. The idea, therefore, is that until the Israelites have become Christian, no attention is to be paid to the others. Jesus makes it quite clear that the task of preaching to the Israelites and converting them will not be completed until his second coming,

Thus we read:

"But when they persecute you in this city, flee ye into another; of verily I say unto you, Ye shall not have gone over the cities of Israel, till the Son of man be come." (Matthew 10:23)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



Holy Prophet Muhammad peace and blessings be upon him to represent the essential message of all the Prophets, shorn of all that was a temporary or limited nature and purged of all the later accretions and misinterpretations. He amalgamated the religions and traditions of different nations into a single universal faith and culture and united the peoples of all the races and lands into a single world-wide brotherhood.

In considering the proposition whether Jesus is a Universal teacher or as an alternative whether Christianity is a Universal religion, the reader must bear in mind the facts disclosed in the Bible itself.

Jesus says:

"Think not that I come to destroy the law, or the Prophets. I am not come to destroy but to fulfill. For, verily I say unto you, till heaven and earth pass one jot or one title shall in no way pass from the law, till all be fulfilled."(Matthew 5:17-18)

What Moses and the earlier Prophets have taught in this respect forms part of the history of the religions of the world but Jesus himself had no such plan to change the history of the world. The question to ask is what was the intention of Jesus himself? What was the design of God Who sent Jesus? This, nobody can express better than Jesus himself and Jesus said clearly:

"I am not sent but unto the lost sheep of the house of Israel." (Matthew 15:24)

"For the Son of man is come to save that which we lost." (Matthew 18:11)

The teachings of Jesus therefore, is only for Israel, not for others. It is said by some Christians that Jesus exhorted his followers to go the other people:

"Go ye therefore and teach all nations, baptizing them in the name of the Father and of the Son and of the Holy Ghost." (Matthew 28:19)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 6 - Christianity not a universal religion

Alhaj A.D. Ajijola
(Bar at Law - Nigeria)

The Christianity of Jesus Christ was not meant to be universal. Though as far as its message and basic teachings were concerned, the religion of Jesus was not different from Islam, yet it did not contain complete guidance for all aspects of life and for all nations and ages. During the countless centuries of human history, when the different races of mankind were living in more or less complete isolation and there was no quick means of communication between one nation and another, God was sending different Prophets to the different nations. Jesus was one of these national Prophets. He was the Messiah of the Israelites.

This is what Dr.C.J.Cadoux, an authority in Christianity writes with regard to the limited or national scope of Jesus's mission.

"The office o Messiahship with which Jesus believed himself to be invested marked him out for a distinctly national role: and accordingly we find him more and less confining his preaching and healing ministry and that of his disciples to Jewish territory and feeling hesitant when on one occasion he was asked to heal a Gentile girl."[1]

Each nation having been separately guided to the truth by the national Prophets, the time was ultimately ripe in the plan of God to raise the World-Prophet and reveal through him the Universal Religion. And so, when the world was on the eve of becoming one, God raised the

[1] The life of Jesus

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



In a later verse in the same chapter, Jesus said: "Therefore, say I unto you, The Kingdom of God shall be taken away from you, and given to a nation bringing forth the fruit thereof" (Matthew 21:43).

That nation of Ishmael's descendants (the rejected stone in Matthew 21:42) which was victorious against all super-powers of its time as prophesied by Jesus: "And whosoever shall fall on this stone shall be broken, but on whomsoever it shall fall, it will grind him to powder" (Matthew 21:44).

## Out of context coincidence?

Is it possible that the numerous prophecies cited here are all individually and combined out of context misinterpretations? Is the opposite true, that such infrequently studied verses fit together consistently and clearly point to the advent of the man who changed the course of human history, Prophet Muhammad (peace be upon him). Is it reasonable to conclude that all these prophecies, appearing in different books of the Bible and spoken by various Prophets at different times were all coincidence? If this is so here is another strange "coincidence"!

One of the signs of the prophet to come from Paran (Makkah) is that he will come with "ten thousands of saints" (Deuteronomy 33:2 KJV). That was the number of faithful who accompanied Prophet Muhammad to Paran (Makkah) in his victorious, bloodless return to his birthplace to destroy the remaining symbols of idolatry in the Ka'bah.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"The child grew up and was weaned and on the day Isaac was weaned Abraham held a great feast. But Sarah saw that the son whom Hagar the Egyptian had borne to Abraham was mocking, and she said to Abraham, "Get rid of that slave woman and her son, for that slave woman's son will never share in the inheritance with my son Isaac.

"The matter distressed Abraham greatly because it concerned his son. But God said to him, "Do not be so distressed about the boy and your maid-servant. Listen to whatever Sarah tells you, because it is through Isaac that your offspring will be reckoned. I will make the son of the maid servant into a nation also, because he is your offspring." (Genesis 21:8-13)

(Being Hagar a slave woman is Biblic hypothesis. Researchers, particularly Qazi Muhammad Sulaiman, Salman Mansurpuri, in his great book "*Rahmat ul-ill-Alamin*" has proved that Hagar, Ismaeel's mother was a noble lady (some others say she was Pharoah's (the king) daughter whom he himself made Sarah's Servant after his evil designs about Sarah failed miraculously and he feared lest a harm should be done to him for his bad thought).

In Matthew 21:19-21, Jesus spoke of the fruitless fig tree (A Biblical symbol of prophetic heritage) to be cleared after being given a last chance of three years (the duration of Jesus' ministry) to give fruit.

"Early in the morning, as he was on his way back to the city, he was hungry. Seeing a fig-tree by the road, he went up to it but found nothing on it except leaves. Then he said to it, may you never bear fruit again." Immediately the tree withered. When the disciples saw this, they were amazed. "How did the fig-tree wither so quickly?" They asked.

Jesus replied, "I tell you the truth, if you have faith and do not doubt not only can you do what was done to the fig-tree, but also you can say to this mountain, 'Go, throw yourself into the sea, and it will be done. If you believe, you will receive whatever you ask for in prayer." (Mathew 21:18-22)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



of that Paraclete. In the words of the Dictionary of the Bible, (Ed. J. Mackenzie) "These items, it must be admitted do not give an entirely coherent picture."

Indeed history tells us that many early Christians understood the Paraclete to be a man and not a spirit. This might explain the followings who responded to some who claimed, without meeting the criteria stipulated by Jesus, to be the awaited "Paraclete".

It was Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him, who was the Paraclete, comforter, helper, admonisher sent by God after Jesus. He testified of Jesus, taught new things which could not be borne at Jesus' time, he spoke what he heard (revelation), he dwells with the believers (through his well-preserved teachings). Such teachings will remain forever because he was the last Messenger of God, the only universal Messenger to unite the whole of humanity under God and on the path of preserved truth. He told of many things to come which "came to pass" in the minutest detail meeting the criterion given by Moses to distinguish between the true Prophet and the false prophets (Deuteronomy 18:22).

"If what a Prophet proclaims in the name of Lord does not take place or come true, that is a message the Lord has not spoken. That prophet has spoken presumptuously. Do not be afraid of him." (Deuteronomy 18:22)

He did reprove the world of sin, of righteousness and of judgement.

"When he comes, he will convict the world of guilt in regard to sin, righteousness and judgement."(John 16:8-11)

## Was the shift of religious leadership prophesied?

Following the rejection of the last Israelite Prophet, Jesus, it was about time that God's promise to make Ishmael a great nation be fulfilled (Genesis)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



down nearby, about a bow-shot away, for she thought, "I cannot watch the boy die." And as she sat there nearby, she began to sob.

"God heard the boy crying and the angel of God called to Hagar from heaven and said to her, "What is the matter, Hagar? Do not be afraid; God has heard the boy crying as he lies there. Lift the boy up and take him by the hand for I will make him into a great nation." (Genesis 21: 15-18)

More explicitly, prophesies Isaiah "For with stammering lips, and another tongue, will he speak to this people" (Isaiah 28:11).

This later verse correctly describes the "stammering lips" of Prophet Muhammad reflecting the state of tension and concentration he went through at the time of revelation. Another related point is that the Qur'an was revealed in piece-meals over a span of twenty three years. It is interesting to compare this with Isaiah 28:10 which speaks of the same thing.

## That Prophet- Paraclete- Muhammad

Up to the time of Jesus (peace be upon him), the Israelites were still awaiting for that prophet like unto Moses prophesied in Deuteronomy 18:18. When John the Baptist came, they asked him if he was Christ and he said "no". They asked him if he was Elias and he said "no". Then, in apparent reference to Deuteronomy 18:18, they asked him "Art thou that Prophet" and he answered, "no". (John 1: 1 9-2 1).

In the Gospel according to John (Chapters 14, 15, 16) Jesus spoke of the "Paraclete" or comforter who will come after him, who will be sent by Father as another Paraclete, who will teach new things which the contemporaries of Jesus could not bear. While the Paraclete is described as the spirit of truth, (whose meaning resemble Muhammad's famous title Al-Amin, the trustworthy), he is identified in one verse as the Holy Ghost (John 14:26). Such a designation is however inconsistent with the profile

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



hear them during Muhammad's life time and under his supervision.

Was it a coincidence that the prophet "like unto Moses" from the "brethren" of the Israelites (i.e. from the Ishmaelites) was also described as one in whose mouth God will put his words and that he will speak in the name of God.

"I will raise up for them a prophet like you from among their brothers I will put my words in his mouth and he will tell them everything I command him. If anyone does not listen to my words that the prophet speaks in my name, I myself will call him to account." (Deuteronomy-18:18, 19)

Was it also a coincidence the "Paraclete" that Jesus foretold to come after him was described as one who "shall not speak of himself, but whatsoever he shall hear, that shall he speak.

"If you love me, you will obey what I command. And I will ask the Father, and he will give you another Counselor to be with you forever the Spirit of Truth". (John 14:15,16)

"But when he the Spirit of Truth, comes, he will guide you into all truth. He will not speak on his own; he will speak only what he hears, and he will tell you what is yet to come." (John 16:13)

Was it another coincidence that Isaiah ties between the Messenger connected with Keidar and a new song (a Scripture in a new language) to be sang unto the Lord:

"Sing to the Lord a new song,
his praise from the ends of the earth,
You who go down to the sea, and all that is in it,
You islands, and all who live in them.
Let the desert and its towns raise their voices;
Let the settlements where kedar lives rejoice.
Let the people of Selta sing for joy;
Let them shout form the Mountain tops (Isaiah 42:10,11)

"When the water in the skin was gone, she put the boy under one of the bushes. Then she went off and sat

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



rays flashed from his hand,
where his power was hidden."

(Habakkuk 3:3,4)

Indeed the incident of the migration of the Prophet and his persecuted followers is vividly described in Isaiah 21:13-17.

Similarly the saying of Isaiah supports the aforesaid verse of Habakkuk:-

An oracle concerning Arabia,
You caravans of Dedanites,
who comp in the thickest of Arabia,
bring water for the thirsty;
you who live in Tema,
bring food for the fugitives,
They flee from the sword,
from the drawn sword,
from the bent blow
and from the heat of battle

This is what the Lord says to me: "Within one year, as a servant bound by contract would count it, all the pomp of keidar will come to an end. The survivor, of the bowmen, the warriors of Keidar,

That section foretold as well about the battle of Badr in which the few ill-armed faithful miraculously defeated the "mighty" men of Ke'dar, who sought to destroy Islam and intimidate their own folks who had turned to Islam.

## The Qur'an foretold in the Bible?

For twenty-three years, God's words (the Qur'an) were truly put into Muhammad's mouth. He was not the "author" of the Qur'an. The Qur'an was dictated to him by angel Gabriel who asked Muhammad to simply repeat the words of the Qur'an as he heard them. These words were then committed to memory and to writing by those who

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



Indeed the King James version of the Bible mentions the pilgrims passing through the valley of Ba'ca (another name of Makkah) in Psalms 84:4-6.

(Blessed are those who dwell in your house; they are ever praising you. Blessed are those whose strength is in you, who have set their hearts on pilgrimage. As they pass through the Valley of Baca''.)

## Beloved of God

Isaiah 42:1-13 speaks of the beloved of God. His elect and Messenger who will bring down a law to be awaited in the isles and who "shall not fail nor be discouraged till he have set judgement on earth." Verse 11, connects that awaited one with the descendants of Ke'dar. Who is Ke'dar? According to Genesis 25:13, Ke'dar was the second son of Ishmael, the ancestor of Prophet Muhammad.

## Muhammad's migration from Makkah to Madinah

Habakkuk 3:3 speaks of God (God's help) coming from Te'man *(an oasis north of Madinah according to J. Hasting's Dictionary of the Bible)*, and the Holy One (coming) from Paran. That holy one who under persecution migrated from Paran (Makkah) to be received enthusiastically in Medinah was none but Prophet Muhammad.

It has been said in Habakkuk, a book of the Bible:-
"God came from Teman.
The Holy One from Mount Paran.
His glory covered the heavens.
And his praise filled the earth.
His splendour was like the sunrise;

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



2) Genesis 17:4 reiterates God's promise after the birth of Ishmael and before the birth of Isaac.

"Will a son be born to a man a hundred years old. Will Sarah bear a child at the age of ninety. And Abraham said to God, "If only Ishmael might live under your blessing".

Then God said, "Yes, but your wife Sarah will bear you a son and you will call him Isaac". (Genesis: 17: 17, 18-19)

3) In Genesis, ch. 21. Isaac is specifically blessed but Ishmael was also specifically blessed and promised by God to become "a great nation" especially in Genesis 21:13, 18.

4) According to Deuteronomy 21:15-17 the traditional rights and privileges of the first born son are not to be affected by the social status of his mother (being a "free" woman such as Sarah, Isaac's mother, or a "Bondwoman" such as Hagar, Ishmael's mother). This is only consistent with the moral and humanitarian principles of all revealed faiths.

5) The full legitimacy of Ishmael as Abraham's son and "seed" and the full legitimacy of his mother, Hagar, as Abraham's wife are clearly stated in Genesis 21:13 and 16:3. After Jesus, the last Israelite Messenger and Prophet, it was time that God's promise to bless Ishmael and his descendants be fulfilled. Less than 600years after Jesus, came the last Messenger of God, Muhammad, from the progeny of Abraham through Ishmael. God's blessing of both of the main branches of Abraham's family tree was now fulfilled. But are there additional corroborating evidence that the Bible did in fact foretell the advent of Prophet Muhammad?

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 5 - Muhammad in the Bible

By Dr. Jamal Badawi

The Holy Qur'an says: Those who follow the Apostle, the Prophet, who can neither read nor write Whom they find mentioned in their own Scriptures, in the Torah and the Gospel... (Holy Qu'ran: 7 - 157)

## What Bible says about the advent of Muhammad

Abraham is widely regarded as the patriarch of monotheism and the common father of the Jews, Christians and Muslims. Through his second son, Isaac, came all Israelite Prophets including such towering figures as Jacob, Joseph, Moses, David, Solomon and Jesus may peace and blessings be upon them all. The advent of these great Prophets was in partial fulfillment of God's promises to bless the nations of the earth through the descendants of Abraham (Genesis 12:2-3). Such fulfillment is whole heartedly accepted by Muslims whose religion considers the belief in and respect of all Prophets an article of faith.

## Blessings of Ishmael and Isaac

Were the first born son of Abraham (Ishmael) and his descendants included God's covenant and promise? A few verses from the Bible may help shed some light on this question;

1) Genesis 12:2-3 speaks of God's promise to Abraham and his descendants before any child was born to him.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



Cherisher, our Sustainer and Evolver, worthy of all praise, prayer and devotion.

In the abstract the Jews and the Christians would agree to all the three propositions contained in this Qur'ânic verse. In practice they fail. Apart from doctrinal lapses from the unity of the One True God, there is the question of a consecrated Priesthood (among the Jews it was hereditary also), as if a mere human being - Cohen or Pope, or Priest, or Brahman, - could claim superiority apart from his learning and the purity of his life, or could stand between man and God in some special sense. ISLAM DOES NOT RECOGNISE PRIESTHOOD!

The Creed of Islam is given to us here in a nutshell from Holy Qur'ân:

> **Say ye: "We believe in Allah, And the revelation given to us, And to Abraham, Isma'il, Isaac, Jacob, and the Tribes, And that given to Moses and Jesus And that given to (all) Prophets from their Lord: We make no difference Between one and another of them: And we bow to Allah (in Islam)." (SURA BAQARA) Holy Qur'ân 2:136.**

The Muslim position is clear. The Muslim does not claim to have a religion peculiar to himself. Islam is not a sect or an ethnic religion. In its view all Religion is one, for the Truth is one. IT WAS THE SAME RELIGION PREACHED BY ALL THE EARLIER PROPHETS. (Holy Qur'ân 42:13). It was the truth taught by all the inspired Books. In essence it amounts to a consciousness of the Will and Plan of God and a joyful submission to that Will and Plan. IF ANYONE WANTS A RELIGION OTHER THAN THAT, HE IS FALSE TO HIS OWN NATURE, AS HE IS FALSE TO GOD'S WILL AND PLAN. Such a one cannot expect guidance, for he has deliberately renounced guidance.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



THERE IS MUCH IN THE LIFE OF MUHAMMAD THAT IS IMPLICITLY REMINISCENT OF THE MOSES TRADITION.

(P121, the encyclopedia of religion, mircea eliade (editor in chief) volume 10, macmillean Publishing Company)

In conclusion, I end with a quotation of a Christian Reverend the commentator of the Bible, followed by that of his Master:

"The ultimate criterion of a true prophet is the moral character of his teaching." (Prof. Dummelow.)

"BY THEIR FRUITS YE SHALL KNOW THEM." (Jesus Christ)

## Come let us reason together

SAY:"O PEOPLE OF THE BOOK! COME TO COMMON TERMS AS BETWEEN US AND YOU: THAT WE WORSHIP NONE BUT GOD; THAT WE ASSOCIATE NO PARTNERS WITH HIM; THAT WE ERECT NOT, FROM AMONG OURSELVES, LORDS AND PATRONS OTHER THAN GOD." IF THEN THEY TURN BACK,

SAY: "BEAR WITNESS THAT WE (AT LEAST) ARE MUSLIMS (BOWING TO GOD'S WILL)." (SURA AL-I-'IMRAN) Holy Qur'ân 3:64

"PEOPLE OF THE BOOK" is the respectful title given to the Jews and the Christians in the Holy Qur'ân. The Muslims are here commanded to invite - "O People of the Book!" - O Learned People! O People who claim to be the recipients of Divine Revelation, of a Holy Scripture; let us gather together onto a common platform - "that we worship none but God", because none but God is worthy of worship, not because "THE LORD THY GOD IS A JEALOUS GOD VISITING THE INIQUITY OF THE FATHERS UPON THE CHILDREN UNTO THE THIRD AND FOURTH GENERATION OF THEM THAT HATE ME." (Exodus 20:25). But because He is our Lord and

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(2) Provide a social organization in which people feel relatively secure and

(3) Provide them with one set of beliefs."

With the above three criteria he searches history and analyses - Hitler, Pasteur, Gaesar, Moses, Confucius and the lot, and ultimately concludes:

"PEOPLE LIKE PASTEUR AND SALK ARE LEADERS IN THE FIRST SENSE. PEOPLE LIKE GANDHI AND CONFUCIUS, ON ONE HAND, AND ALEXANDER, CAESAR AND HITLER ON THE OTHER, ARE LEADERS IN THE SECOND AND PERHAPS THE THIRD SENSE. JESUS AND BUDDHA BELONG IN THE THIRD CATEGORY ALONE. PERHAPS THE GREATEST LEADER OF ALL TIMES WAS MOHAMMED, WHO COMBINED ALL THREE FUNCTIONS. To a lesser degree, MOSES DID THE SAME."

According to the objective standards set by the Professor of the Chicago University, whom I believe to be Jewish, - JESUS and BUDDHA are now - here in the picture of the "Great Leaders of Mankind", but by a queer coincidence groups Moses and Muhummed together thus adding further weight to the argument that JESUS is not like MOSES, but MUHUMMED is like MOSES: Deut.18:18 "LIKE UNTO THEE" - Like MOSES!

Reverend James L. Dow in Collins Dictionary of the Bible gives further proof, that JESUS is not like MOSES, but MUHAMMAD is like Moses: "as a statesman and lawgiver Moses is the creator of the Jewish people. He found a loose conglomeration of Semitic people, none of ......

"....The only man of history who can be compared even remotely to him is Mahomet." (Re. James L dow)

Also in "THE ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION", Moses is looked upon in the different traditions. Under Moses in Islam; we read

"MOSES IS HIGHLY REGARDED IN ISLAM AS THE GREAT PROPHET WHO FORETOLD THE COMING OF MUHAMMAD, HIS SUCCESSOR...

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



I believe the dominee was sincere when he made the offer, but prejudices die hard and who would like to loose his sheep?

## The acid test

To the lambs of Christ I say, why not apply that acid test which the Master himself wanted you to apply to any would be claimant to Prophethood? He had said: "BY THEIR FRUITS YE SHALL KNOW THEM. DO MEN GATHER GRAPES FROM THE THORNS, OR FIGS FROM THE THISTLES? EVERY GOOD TREE WILL BEAR GOOD FRUIT AND EVERY EVIL TREE WILL BEAR EVIL FRUIT.... BY THEIR FRUITS YE SHALL KNOW THEM. (Matthew 7:16-20).

Why are you afraid to apply this test to the teachings of Muhammad? You will find in the Last Testament of God - the Holy Qur'ân - the true fulfillment of the teachings of Moses and Jesus, which will bring to the world the much-needed peace and happiness. "IF A MAN LIKE MOHAMED WERE TO ASSUME THE DIC TATORSHIP OF THE MODERN WORLD, HE WOULD SUCCEED IN SOLVING ITS PROBLEMS THAT WOULD BRING IT THE MUCH NEEDED PEACE AND HAPPINESS." (George Bernard Shaw)

## The Greatest!

The Weekly Newsmagazine "TIME" dated July 15, 1974, carried a selection of opinions by various historians, writers, military men, businessmen and others on the subject: "Who Were History's Great Leaders?" Some said that it was Hitler; others said - Gandhi, Buddha, Lincoln and the like. But Jules Masserman, a United States psychoanalyst put the standards straight by giving the correct criteria wherewith to judge. He said:
"LEADERS MUST FULFIL THREE FUNCTIONS:-

(1) Provide for the well-being of the led,

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



let us read the remonstrance of the Jews in the verses following:

"AND THEY ASKED HIM, AND SAID UNTO HIM, WHY BAPTIZEST THOU THEN, IF THOU BE

a) NOT THAT CHRIST,

b) NOR ELIAS,

c) NEITHER THAT PROPHET?" (John 1:25)

The Jews were waiting for the fulfillment of THREE distinct prophecies: One, the coming of CHRIST. Two the coming of ELIAS, and Three, the coming of THAT PROPHET.

## "That Prophet"

If we look up any Bible which has a concordance or cross-references, we will find in the marginal note where the words "the Prophet", or "that Prophet" occur in John 1:25, that these words refer to the prophecy of Deuteronomy 18:15 and 18. And that 'that prophet' - 'the prophet like Moses' - "LIKE UNTO THEE", we have proved through overwhelming evidence that he was MUHAMMAD and not Jesus!

We Muslims are not denying that Jesus was the "Messiah", which word is translated as "Christ".[3] We are not contesting the "thousand and one prophecies" which the Christians claim abound in the Old Testament foretelling the coming of the Messiah. What we say is that Deuteronomy 18:18 does NOT refer to Jesus Christ but it is an explicit prophecy about the Holy Prophet MUHAMMAD!"

The dominee, very politely parted with me by saying that it was a very interesting discussion and he would like me very much to come one day and address his congregation on the subject. A decade and half has passed since then but I am still awaiting that privilege.

---

3. How the word Messiah was transmuted to Christ?. See "Christ in Islam"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



he is what Jesus ascribes him to be. One of the TWO (Jesus or John), God forbid!, is definitely not speaking the TRUTH! On the testimony of Jesus himself, John the Baptist was the greatest of the Israelite prophets: "VERILY I SAY UNTO YOU, AMONG THEM THAT ARE BORN OF WOMEN THERE HAS NOT RISEN A GREATER THAN JOHN THE BAPTIST:... "(Matthew 11:11).

We Muslims know John the Baptist as Hazrat YAHYA Alai-his-salaam (peace be upon him). We revere him as a true prophet of Allah. The Holy Prophet Jesus known to us as Hazrat ISAA Alai-his-salaam (peace be upon him), is also esteemed as one of the mightiest messengers of the Almighty. How can we Muslims impute lies to either of them? We leave this problem between Jesus and John for the Christians to solve, for their "sacred scriptures" abound in discrepancies which they have been glossing over as the "dark sayings of Jesus".[2] We Muslims are really interested in the last questions posed to John the Baptist by the Jewish elite- "ART THOU THAT PROPHET? AND HE ANSWERED, NO." (John 1:21)

## Three questions!

Please note that three different and distinct questions were posed to John the Baptist and to which he gave three emphatic "NO'S" as answers. To recapitulate:-

1) ART THOU THE CHRIST?
2) ART THOU ELIAS?
3) ART THOU THAT PROPHET?

But the learned men of Christendom somehow only see two questions implied here. To make doubly clear that the Jews definitely had T-H-R-E-E separate prophecies in their minds when they were interrogating John the Baptist,

2. See the "TIMES" Magazine December 30th, 1974, article "How true is the Bible?" And also see "50,000 Errors in the Bible?" a reproduction from the Christian Magazine "AWAKE!" September 8, 1957.

www.KitaboSunnat.com



# 4- New Testament also confirms

## Baptist contradicts Jesus

In New Testament times, we find that the Jews were still expecting the fulfillment of the prophecy of 'ONE LIKE MOSES', refer John 1:19-25. When Jesus claimed to be the Messiah of the Jews, the Jews began to enquire as to where was Elias? The Jews had a parallel prophecy that before the coming of the Messiah, Elias must come first in his second coming. Jesus confirms this Jewish belief:

"...ELIAS TRULY SHALL FIRST COME, AND RESTORE ALL THINGS. BUT I SAY UNTO YOU, THAT ELIAS IS COME ALREADY, AND THEY KNEW HIM NOT...THEN THE DISCIPLES UNDERSTOOD THAT HE SPOKE UNTO THEM OF JOHN THE BAPTIST." (Matthew 17:11-13).

According to the New Testament the Jews were not the ones to swallow the words of any would-be Messiah. In their investigations they underwent intense difficulties in order to find their true Messiah. And thus the Gospel of John confirms: "AND THIS IS THE RECORD OF JOHN,"(the Baptist) "WHEN THE JEWS SENT PRIESTS AND LEVITES FROM JERUSALEM TO ASK HIM, WHO ART THOU? AND HE CONFESSED AND DENIED NOT; BUT CONFESSED, I AM NOT THE CHRIST." (This was only natural because there can't be two Messiahs[1] at the same time. If Jesus was the Christ then John couldn't be the Christ!) "AND THEY ASKED HIM, WHAT THEN? ART THOU ELIAS? AND HE SAITH, I AM NOT." (Here John the Baptist contradicts Jesus! Jesus says that John is "Elias" and John denies that

1. The Jews were expecting a single Messiah not two.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"Miracle of Miracles! in the verse 19 of Deuteronomy chapter 18, we have a further fulfillment of the prophecy in Muhammad! Note the words-'.....MY WORDS WHICH HE SHALL SPEAK IN MY NAME," In whose name is Muhammad speaking?" I opened Abdullah Yusuf Ali's translation of the Holy Qur'ân, at chapter 114-'Sura AnNas', or Mankind - the last chapter, and showed him the formula at the head of the chapter:

And the meaning: "IN THE NAME OF GOD, MOST GRACIOUS, MOST MERCIFUL." And the heading of chapter 113:

And the meaning: "IN THE NAME OF GOD, MOST GRACIOUS, MOST MERCIFUL"

And every chapter downwards 112, 111, 110...was the same formula and the same meaning on every page, because the end SURAS (chapters) are short and take about a page each.

"And what did the prophecy demand?' ...WHICH HE SHALL SPEAK IN MY NAME and in whose name does Muhammad speak? 'IN THE NAME OF GOD, MOST GRACIOUS MOST MERCIFUL.' The Prophecy is being fulfilled in Muhammad to the letter

"Every chapter of the Holy Qur'ân except the 9th begin with the formula:

IN THE NAME OF GOD, MOST GRACIOUS, MOST MERCIFUL.' The Muslim begins his every lawful act with the Holy formula. But the Christian begins: "In the name of the Father, son and Holy Ghost.'"[2]

Concerning Deuteronomy chapter eighteen, I have given you more than 15 reasons as to how this prophecy refers to Muhammad and not to Jesus.

---

2. The Christian theologians are ignorant of even the "name of God. Because "God" is not a name, and "Father" is also not a name. See "WHAT IS HIS NAME?"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



IT IS NO LESS THAN INSPIRATION SENT DOWN TO HIM.
HE WAS TAUGHT BY ONE MIGHTY IN POWER,"

(SURA NAJM) Holy Qur'an 53:3-5)

Without any human learning, 'he put to shame the wisdom of the learned'."

(12) There are today Arabic Bibles in Fourteen different scripts and dialects for the Arabs alone. See "The Gospels in many tongues".

## Grave warning

"See!" I told the dominee, "how the prophecies fit Muhammad like a glove. We do not have to stretch prophecies to justify their fulfillment in Muhammad." The dominee replied, "All your expositions sound very well, but they are of no real consequence, because we Christians have Jesus Christ the "incarnate" God, who has redeemed us from the Bondage of Sin!"

I asked, "Not important?" God didn't think so! He went to a great deal of trouble to have His warnings recorded. God knew that there would be people like you who will flippantly, light-heartedly discount his words, so he followed up Deuteronomy 18:18 with a dire warning: "AND IT SHALL COME TO PASS, " (it is going to happen) "THAT WHOSOEVER WILL NOT HEARKEN UNTO MY WORDS WHICH HE SHALL SPEAK IN MY NAME, I WILL REQUIRE IT OF HIM. (in the Catholic Bible the ending words are - "I will be the revenger", I will take vengeance from him - I will take revenge!) "Does not this terrify you? God Almighty is threatening revenge! We shake in our pants if some hoodlum threatens us, yet you have no fear of God's warning?"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# Un-lettered Prophet

Muhammad's experience in the cave of Hira, later to be known as Jabal-un Noor - The Mountain of Light, and his response to that first Revelation is the exact fulfillment of another Biblical Prophecy. In the Book of Isaiah, Chapter 29, verse 12, we read: "AND THE BOOK" (al-Kitaab, al-Qur'ân the 'Reading', the 'Recitation') "IS DELIVERED TO HIM THAT IS NOT LEARNED," (Isaiah 29:12) "THE UNLETTERED PROPHET " (Holy Qur'ân 7:158) and the biblical verse continues : "SAYING, READ THIS, I PRAY THEE:" (the words "I pray thee", are not in the Hebrew manuscripts; compare with the Roman Catholics' "Douay Version and also with the "Revised Standard Versions") "AND HE SAITH, I AM NOT LEARNED." ("I am not learned." is the exact translation of the Arabic words MA ANA BEQARA which Muhammad uttered twice to the Holy Ghost - the Archangel Gabriel, when he was commanded : IQRAA "READ!").

Let me quote the verse in full without a break as found in the "King James Version," or the "Authorised version" as it is more popularly known "AND THE BOOK IS DELIVERED TO HIM THAT IS NOT LEARNED, SAYING, READ THIS I PRAY THEE: AND HE SAITH, I AM NOT LEARNED." (Isaiah 29:12).

# Important note

It may be noted that there were no Arabic Bibles in existence in the 6th Century of the Christian Era when Muhammad lived and preached! Besides, he was absolutely unlettered and unlearned. No human had ever taught him a word. His teacher was his Creator:

"HE DOES NOT SPEAK (AUGHT), OF (HIS OWN) DESIRE.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



These are the first five verses, which were revealed to Muhummed, which now occupy the beginning of the 96th chapter of the Holy Qur'ân.

## The faithful witness

Immediately the angel had departed, Muhummed rushed to his home. Terrified and sweating all over he asked his beloved wife Khadija to 'cover him up!' He lay down, and when he had regained his composure, he explained to her what he had seen and heard. She assured him of her faith in him and that Allah would not allow any terrible thing to happen to him. Are these the confessions of an impostor? Would impostors confess that when an angel of the Lord confronts them with a Message from on High, they get fear-stricken, terrified, and sweating all over, run home to their wives? Any critic can see that his reactions and confessions are that of an honest, sincere man, the man of Truth- 'AL-AMIN' - THE Honest, the Upright, the Truthful.

During the next twenty-three years of his prophetic life, words were 'Put into his mouth', and he uttered them. They made an indeliable impression on his heart and mind: and as the volume of the Sacred Scripture (Holy Qur'ân) grew, they were recorded on palm-leaf fibre, on skins and on the shoulder-blades of animals; and in the hearts of his devoted disciples. Before his demise these words were arranged according to his instructions in the order in which we find them today in the Holy Qur'ân.

The words (revelation) were actually put into his mouth, exactly as foretold in the prophecy under discussion: 'AND I WILL PUT MY WORDS IN HIS MOUTH.' (Deut. 18:18).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



SAY: HE IS ALLAH THE ONE AND ONLY:
ALLAH THE ETERNAL ABSOLUTE:
HE BEGETS NOT. NOR IS HE BEGOTTEN:
AND THERE IS NONE LIKE UNTO HIM

(Holy Qur'an 112:1-4)

(I read them in Arabic)

Would I not be putting these unheard words of a foreign tongue which you utter, into your mouth?" The dominee agreed that it was indeed so. In an identical manner, I said, the words of the Holy Qur'ân, the Revelation vouchsafed by the Almighty God to Muhummed, were revealed.

History tells us that Muhummed was forty years of age. He was in a cave some three miles north of the city of Makka. It was the 27th night of the Muslim month of Ramadaan. In the cave the Archangel Gabriel commands him in his mother tongue: 'IQRA' which means READ! or PROCLAIM! or RECITE! Muhummed is terrified and in his bewilderment replies "MA ANA BEQARA which means I AM NOT LEARNED! The angel commands him a second time with the same result. For the third time the angel continues.

Now Muhummed, grasps, that what was required of him was to repeat! to rehearse! And he repeats the words as they were put into his mouth:

READ! IN THE NAME OF YOUR LORD AND CHERISHER, WHO, CREATED.

CREATED MAN, FROM A (MERE) CLOT OF CONGEALED BLOOD.

READ! AND THY LORD IS MOST BOUNTIFUL.

HE WHO TAUGHT (THE USE OF) THE PEN
TAUGHT MAN THAT WHICH HE KNEW NOT.
(Holy Qur'an 96:1-5)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# Arabs and Jews

If Ishmael and Isaac are the sons of the same father Abraham, then they are brothers. And so the children of the one are the BRETHREN of the children of the other. The children of Isaac are the Jews and the Children of Ishmael are the Arabs - so they are BRETHREN to one another. The Bible affirms, 'AND HE (ISHMAEL) SHALL DWELL IN THE PRESENCE OF ALL HIS BRETHREN.' (Genesis 16:12). 'AND HE (ISHMAEL) DIED IN THE PRESENCE OF ALL HIS BRETHREN.(Genesis 25:18). The children of Isaac are the brethren of the Ishmaelites. In like manner Muhummed is from among the brethren of the Israelites because he was a descendant of Ishmael the son of Abraham. This exactly as the prophecy has it- 'FROM AMONG THEIR BRETHREN'.(Deut.18:18). There the prophecy distinctly mentions that the coming prophet who would be like Moses, must arise NOT from the 'children of Israel' or from 'among themselves', but from among their brethren. MUHUMMED THEREFORE WAS FROM AMONG THEIR BRETHREN!

# Words in the mouth

- "The prophecy proceeds further:'.......AND I WILL PUT MY WORDS INTO HIS MOUTH.......' What does it mean when it is said 'I will put my words in your mouth'? You see, when I asked you (the dominee) to open Deuteronomy chapter 18, verse 18, at the beginning, and if I had asked you to read, and if you had read: would I be putting my words into your mouth?" The dominee answered: "No." "But," I continued: "If I were to teach you a language like Arabic about which you have no knowledge, and if I asked you to read or repeat after me what I utter i.e.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 3- Further proofs regarding Muhammad (peace be upon him)

## Ishmael the first born

Since the dominee was helplessly agreeing with every point, I said, "Dominee, so far what I have done is to prove only one point out of the whole prophecy- that is proving the phrase 'LIKE UNTO THEE' - 'Like You' - 'Like Moses'. The Prophecy is much more than this single phrase which reads as follows: "I WILL RAISE THEM UP A PROPHET FROM AMONG THEIR BRETHREN LIKE UNTO THEE......." The emphasis is on the words- "From among their brethren." Moses and his people, the Jews, are here addressed as a racial entity, and as such their 'brethren' would undoubtedly be the Arabs.

You see, the Holy Bible speaks of Abraham as the "Friend of God". Abraham had two wives - Sarah and Hagar. Hagar bore Abraham a son - HIS FIRST-BORN- '......And Abraham[1] called HIS SON'S name, which Hagar bore Ishmael.' (Genesis 16:15). 'And Abraham took Ishmael HIS SON......" (Genesis 17:23). 'And Ishmael HIS SON was thirteen years old, when he was circumcised in the flesh of his foreskin.'(Genesis 17:25). Up to the age of THIRTEEN Ishmael was the ONLY son and seed of Abraham, when the covenant was ratified between God and Abraham. God grants Abraham another son through Sarah, named Isaac, who was very much the junior to his brother Ishmael.

1. According to the Bible, Abraham's name was Abram before it was changed by God to Abraham.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



the Sabbath. At no time did a single Jew point a finger at him to say, 'why don't you fast' or 'why don't you wash your hands before you break bread', which charges they always levied against his disciples, but never against Jesus. This is because as a good Jew he honoured the laws of the prophets who preceded him. In short, he had created no new religion and had brought no new law like Moses and Muhummed. Is this true?" I asked the dominee, and he answered: "Yes." I said: "Therefore, Jesus is not like Moses but Muhummed is like Moses."

## (7) How they departed

Both Moses and Muhummed died natural deaths, but according to Christianity, Jesus was violently killed on the cross.[10] Is this true?" The dominee said: "Yes." I said: "Therefore Jesus is not like Moses but Muhummed is like Moses."

## (8) Heavenly abode

"Moses and Muhummed both lie buried in earth, but according to you, Jesus in heaven. Is this true?" The dominee agreed. I said: "Therefore Jesus is not like Moses but Muhummed is like Moses."

10. For a full exposition of this topic, see "CRUCIFIXION OR CRUCI-FICTION?".

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



was hardly anything to distinguish between the "man" and the "animal" of the time; they were animals in human form.

"From this abject barbarism, Muhummed elevated them, in the words of Thomas Carlyle, "Into torch-bearers of light and learning.' 'to the Arab nation it was as a birth from darkness into light. Arabia first became alive by means of it. a poor shepherd people, roaming unnoticed in its deserts since the creation of the world. see, the unnoticed becomes world notable, the small has grown world-great. within one century afterwards arabia was at granada on one hand and at delhi on the other. glancing in valour and splendour, and the light of genius, arabia shines over a great section of the world. ..." The fact is that Muhummed gave his people a Law and Order they never had before.

As regards Jesus, when the Jews felt suspicious of him that he might be an impostor with designs to pervert their teachings, Jesus took pains to assure them that he had not come with a new religion - no new laws and no new regulations. I quote his own words: 'THINK NOT THAT I HAVE COME TO DESTROY THE LAW, OR THE PROPHETS: I AM NOT COME TO DESTROY, BUT TO FULFIL. FOR VERILY I SAY UNTO YOU, TILL HEAVEN AND EARTH PASS, ONE JOT OR ONE TITLE SHALL IN NO WAY PASS FROM THE LAW, TILL ALL BE FULFILLED.'(Mathew 5:17-18).

In other words he had not come with any new laws or regulation he came only to fulfill the old law. This what he gave the Jews to understand- unless he was speaking with the tongue in his cheek trying to bluff the Jews into accepting him as a man of God and by subterfuge trying to ram a new religion down their throats. No! This Messenger of God would never resort to such foul means to subvert the Religion of God. He himself fulfilled the laws. He observed the commandments of Moses, and he respected

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



men of God who were helpless in the face of stubborn rejection of their message, were the prophets lot, Jonah, Daniel, Ezra, and John the Baptist. They could only deliver the Message, but could not enforce the Law. The Holy Prophet Jesus (Peace be upon him) also belonged to this category. The Christian Gospel clearly confirms this:

When Jesus was dragged before the Roman Governor, Pontius Pilate, Charged for sedition, Jesus made a convincing point in his defence to refute the false charge: Jesus answered, "MY KINGDOM IS NOT OF THIS WORLD': IF MY KINGDOM WERE OF THIS WORLD, THEN WOULD MY SERVANTS FIGHT, THAT I SHOULD NOT BE DELIVERED TO THE JEWS; BUT NOW IS MY KINGDOM NOT FROM HENCE" (John 18:36) This convinced Pilate (A Pagan) that though Jesus might not be in full possession of his mental faculty, he did not strike him as being a danger to his rule. Jesus claimed a spiritual Kingdom only; in other words he only claimed to be a Prophet. Is this true?" The dominee answered: "Yes." I said: "Therefore Jesus is not like Moses but Muhummed is like Moses."

## (6) No new laws

"Moses and Muhummed brought new laws and new regulations for their people. Moses not only gave the Ten Commandments to the Israelites, but a very comprehensive ceremonial law for the guidance of his people. Muhummed comes to a people steeped in barbarism and ignorance. They married their step-mothers; they buried their daughters alive; drunkenness, adultery, idolatry, and gambling were the order of the day. Gibbon describe the Arabs before Islam in his "Decline and Fall of the Roman Empire", the human brute, almost without sense, is poorly distinguished from the rest of the animal creation.' There

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



wilderness, but as a nation, they acknowledged that Moses was a Messenger of God sent to them. The Arabs too made Muhummed's life impossible. He suffered very badly at their hands. After 13 years of preaching in Makka, he had to emigrate from the city of his birth. But before his demise, the Arab nation as a whole accepted him as the Messenger of Allah. But according to the Bible: 'He (Jesus) CAME UNTO HIS OWN, BUT HIS OWN RECEIVED HIM NOT.' (John 1:11). And even today, after two thousand years, his people- the Jews, as a whole, have rejected him. Is this true?" The dominee said: "Yes." I said: "THEREFORE JESUS IS NOT LIKE MOSES, BUT MUHUMMED IS LIKE MOSES."

## (5) "Other-worldly" kingdom

"Moses and Muhummed were prophets as well as kings. A prophet means a man who receives Divine Revelation for the Guidance of Man and this Guidance he conveys to God's creatures as received without any addition or deletion. A king is a person who has the power of life and death over his people. It is immaterial whether the person wears a crown or not, or whether he was ever addressed as king or monarch: if the man has the prerogative of inflicting capital punishment - he is a king. Moses possessed such a power. Do you remember the Israelite who was found picking up firewood on Sabbath Day, and Moses had him stoned to death? (Numbers-15:13). There are other crimes also mentioned in the Bible for which capital punishment was inflicted on the Jews at the behest of Moses. Muhummed too, had the power of life and death over his people.

There are instances in the Bible of persons who were given gift of prophecy only, but they were not in a position to implement their directives. Some of these holy

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



The angel says in reply: "EVEN SO: ALLAH CREATES WHAT HE WILLS:
WHEN HE HAS DECREED A PLAN, HE BUT SAYS TO IT "BE," AND IT IS "[9] (3:47).

It is not necessary for God to plant a seed in man or animal. He merely wills it and it comes into being. This is the Muslim conception of the of birth of Jesus. (When I compared the Qur'ân and the Biblical versions of the birth of Jesus to the head of the Bible Society in our largest city, and when I enquired: "Which version would you prefer to give your daughter, the QUR'ANIC version or the BIBLICAL version?" The man bowed his head and answered: "The Qur'ânic.") "In short, I said to the dominee: "Is it true that Jesus was born miraculously as against the natural birth of Moses and Muhummed?" He replied proudly: "Yes!" I said: "Therefore Jesus is not like Moses, but Muhummed is like Moses. And God says to Moses in the Book of Deuteronomy 18:18 "LIKE UNTO THEE" (Like You, Like Moses) and Muhummed is like Moses."

## (3) Marriage ties

"Moses and Muhummed married and begot children, but Jesus remained a bachelor all his life. Is this true?" The dominee said: "Yes." I said: "Therefore Jesus is not like Moses, but Muhummed is like Moses."

## (4) Jesus rejected by his people

"Moses and Muhummed were accepted as prophets by their people in their very lifetime. No doubt the Jews gave endless trouble to Moses and they murmured in the

---

9. Please open the Holy Qur'ân 3:42 and 19:16 where the birth of Jesus is spoken about; read it with the commentary, note the high position which Jesus and his mother occupy in Islam.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 2 - Eight irrefutable arguments

## (1) Father and mother

"Moses had a father and a mother. Muhummed also had a father and a mother. But Jesus had only a mother, and no human father. Is this true?" He said: "Yes." I said: "DAAROM IS JESUS NIE SOOS MOSES NIE, MAAR MUHUMMED IS SOOS MOSES!" Meaning: "Therefore Jesus is not like Moses, but Muhummed is like Moses!" (By now the reader will realise that I was using the Afrikaans language only for practice purposes. I shall discontinue its use in this narration).

## (2) Miraculous birth

"Moses and Muhummed were born in the normal, natural course, i.e. the physical association of man and woman; but Jesus was created by a special miracle. You will recall that we are told in the Gospel of St. Matthew 1:18 ".....BEFORE THEY CAME TOGETHER, (Joseph the Carpenter and Mary) SHE WAS FOUND WITH CHILD BY THE HOLY GHOST." And St. Luke tells us that when the good news of the birth of a holy son was announced to her, Mary reasoned: "...HOW SHALL THIS BE, SEEING I KNOW NOT A MAN? AND THE ANGEL ANSWERED AND SAID UNTO HER, THE HOLY GHOST SHALL COME UPON THEE, AND THE POWER OF THE HIGHEST SHALL OVERSHADOW THEE..." (Luke 1:35). The Holy Qur'ân confirms the miraculous birth of Jesus, in nobler and sublimer terms. In answer to her logical question:

"O MY LORD! HOW SHALL I HAVE A SON WHEN NO MAN HAS TOUCHED ME?"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



prophet - therefore Jesus is like Moses and that is exactly what God had foretold Moses - "SOOS JY IS". "Can you think of any other similarities between Moses and Jesus?"

I asked. The dominee said that he could not think of any. I replied: "If these are the only two criteria for discovering a candidate for this prophecy of Deuteronomy 18:18, then in that case the criteria could fit any one of the following Biblical personages after Moses:- Solomon, Isaiah, Ezekiel, Daniel, Hosea, Joel, Malachi, John the Baptist etc., because they were also all "Jews" as well as "Prophets". Why should we not apply this prophecy to any one of these prophets, and why only to Jesus? Why should we make fish of one and fowl of another?" The dominee had no reply. I continued: "You see, my conclusions are that Jesus is most unlike Moses, and if I am wrong I would like you to correct me."

## Three Unlikes

So saying, I reasoned with him:

"In the FIRST place Jesus is not like Moses, because, according to You - 'JESUS IS A GOD', but Moses is not God. Is this true?" He said: "Yes." I said: "Therefore, Jesus is not like Moses!

"SECONDLY, according to You - 'JESUS DIED FOR THE SINS OF THE WORLD', but Moses did not have to die for the sins of the world. Is this true?" He again said: "Yes." I said: "Therefore Jesus is not like Moses!"

"THIRDLY, according to You - 'JESUS WENT TO HELL FOR THREE DAYS', but Moses did not have to go there. Is this true?" He answered meekly: "Y-e-s." I concluded: "Therefore Jesus is not like Moses!"

"But dominee," I continued: "these are not hard facts, solid facts, they are mere matters of belief over which the little ones can stumble and fall. Let us discuss something very simple, very easy that if your little ones are called in to hear the discussion, would have no difficulty in following it, shall we?" The dominee was quiet happy at the suggestion.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



I asked him to open up Deuteronomy, chapter 18, verse 18, which he did. I read from memory the verse in Afrikaans, because this was my purpose in having a little practice with the language of the ruling race in South Africa.[8]

"N PROFEET SAL EK VIR HULLE VERWEK UIT DIE MIDDE VAN HULLE BROERS, SOOS JY IS, EN EK SAL MY WOORDE IN SY MOND LE, EN HY SY SAL AAN HULLE SE ALLE WAT EK HOM BEVEEL." Deut.18: 18.

The English translation reads as follows:-

"I will raise them up a Prophet from among their brethren, like unto thee, and I will put my words in his mouth; and he shall speak unto them all that I shall command him."

(Holy Bible) Deuteronomy 18:18.

## Prophet Like Moses

Having recited the verse in Afrikaans, I apologised for my uncertain pronunciation, The dominee assured me that I was doing fine. I enquired: "To whom does this prophecy refer?" Without the slightest hesitation he answered: "JESUS!" I asked: "Why Jesus?... his name is not mentioned here." The dominee replied: "Since prophecies are word-pictures of something that is going to happen in the future, we find that the wordings of this verse adequately describe him. You see the most important words of this prophecy are 'SOOS JY IS' (like unto thee), - LIKE YOU - like Moses, and Jesus is like Moses. I questioned: "In which way is Jesus like Moses?" The answer was: "In the first place Moses was a Jew and Jesus was also a Jew; secondly, Moses was a prophet and Jesus was also a

---

8. If this booklet is translated into any language, please change the Afrikaans words into the local dialect; and do not try a free hand translation of the Biblical quotation. Obtain a Bible in the language in which translation is being made and transcribe exactly as the words occur in that Bible.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



alone, and there are in the world today no less than 900,000,000[6] followers of Muhummed who love, respect and revere this great Messenger of God -Jesus Christ- without having the Christians to convince them by means of their Biblical dialectics. Out of the 'thousands' of prophecies referred to, can you please give me just one single prophecy where Jesus is mentioned by name? The term 'Messiah', translated as 'Christ', is not a name but a title. Is there a single Prophecy where it says that the name of the Messiah will be JESUS, and that his mother's name will be MARY, that his supposed father will be Joseph the carpenter; that he will be born in the reign of Herod the king, etc. etc.? No! There are no such details! Then how can you conclude that those 'thousand' Prophecies refer to Jesus (Peace be upon him)?"

## What is Prophecy?

The dominee replied: "You see, prophecies are word-pictures of something that is going to happen in the future. When that thing actually comes to pass, we see vividly in these prophecies the fulfillment of what had been predicted in the past." I said: "What you actually do is that you deduce, you reason, you put two and two together." He said: "Yes." I said: "If this is what you have to do with a 'thousand' prophecies to justify your claim with regards to the genuineness of Jesus, why should we not adopt the very same system for Muhummed?"[7] The dominee agreed that it was a fair proposition, a reasonable way of dealing with the problem.

---

6. This was first written in 1976. Now the population of Muslims has increased.

7. Muhummed is mentioned by name in the Song of Solomon 5:16. The Hebrew word used there is Muhammuddim. The end letters IM is plural of respect majesty and grandeur. Minus "im" the name would be Muhamud translated as "altogether lovely" in the Authorised Version of the Bible or 'The Praised One' 'the one worthy of Praise' i.e. Muhammed! (peace and blessing be upon him)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



the rise of Soviet Russia and about the Last Days and even about the Pope of the Roman Catholics?" He said, "Yes, but there was nothing about Muhammad!" I asked again, "Why nothing? Surely this man Muhammad who had been responsible for the bringing into being a worldwide community of millions of Believers who, on his authority, believe in:

(1) The miraculous birth of Jesus,

(2) That Jesus is the Messiah,[5]

(3) That he gave life to the dead by God's permission, and that he healed those born blind and the lepers by God's permission.

Surely this book (the Bible) must have something to say about this great Leader of men who spoke so well of Jesus and his mother Mary?" (Peace be upon them both).

The old man from the Free State replied. "My son, I have been reading the Bible for the past 50 years, and if there were any mention of him, I would have known it."

## Not one by name!

I enquired: "According to you, are there not hundreds of prophecies regarding the coming of Jesus in the Old Testament." The dominee interjected: "Not hundreds, but thousands!" I said, "I am not going to dispute the 'thousand and one' prophecies in the Old Testament regarding the coming of Jesus Christ, because the whole Muslim-world has already accepted him without the testimony of any Biblical prophecy. We Muslims have accepted the de facto Jesus on the authority of Muhummed

5. The word "Messiah" comes from the Arabic and Hebrew word masaha, which means to rub, to massage, to anoint. The religious significance is "the one who is anointed" - priests and kings were anointed in consecration to their offices. Messiah translated Christ does not mean God. Even the heathen Cyrus is called "Christ" in the Bible, (Isaiah 45:1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



one of these interviews with a dominee of the Dutch Reformed Church.

## Lucky Thirteen

I was invited to the Transvaal[4] to deliver a talk on the occasion of Birthday celebration of the Holy Prophet Muhammed. Knowing that in that province of the Republic, the Afrikaans language is widely spoken, even by my own people, I felt that I ought to acquire a smattering of this language so as to feel a little "at home" with the people. I opened the telephone directory and began phoning the Afrikaans-speaking Churches.

I indicated my purpose to the priests that I was interested in having a dialogue with them, but they all refused my request with "Plausible" excuses. No.13 was my lucky number. The thirteenth call brought me pleasure and relief. A dominee Van Heerden agreed to meet me at his home on the Saturday afternoon that I was to leave for Transvaal.

He received me on his verandah with a friendly welcome. He said if I did not mind, he would like his father-in-law from the Free State (a 70 year old man) to join us in the discussion. I did not mind. The three of us settled down in the dominee's library.

## Why Nothing?

I posed the question: "What does the Bible say about Muhammad?" Without hesitation he answered, "Nothing!" I asked: "Why nothing? According to your interpretation the Bible have so many things to say about

3. "Dominee" is the Afrikaans equivalent of priest, parson and predikant.
4. One of the Provinces of the Republic of South Africa.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# Pope or Kissinger?

This Reverend gentleman was expounding Biblical prophecies. He went on to prove that the Christian Bible foretold the rise of Soviet Russia, and the Last Days. At one stage he went to the extent of proving that his Holy Book did not leave even the Pope out of its predictions. He expatiated vigorously in order to convince his audience that the "Beast 666" mentioned in the Book of Revelation the last book of the New Testament was the POPE, who was the Vicar of Christ on earth. It is not befitting for us Muslims to enter into this controversy between the Roman Catholics and the Protestants. By the way, the latest Christian exposition of the "Beast 666" of the Christian Bible is Dr. Henry Kissinger[1].

Christian scholars are ingenious and indefatigable in their efforts to prove their case. Rev. Hiten's lectures led me to ask that if the Bible foretold so many things - not even excluding the "Pope" and "Israel" - then surely it must have something to say about the greatest benefactor of mankind[2], the Holy Prophet Muhammed (may the peace of Allah be upon him).

As a youngster I set out to search for an answer. I met priest after priest, attended lectures, and read everything that I could lay my hands relating to the fields of Bible prophecies. Tonight I am going to narrate to you

---

1. Christian exegesists give progressive numerical values by sixes, to the English alphabet and add up to get the total 666. i.e. A=6,B=12,C=18, D=24 and so on. Progression by 6's because the number of the Beast in the Bible is "666". Try it for Dr.Kissinger.
2. The writer delivered another talk in the City Hall, Durban on the 10th December 1975 on the subject "Muhammad the Greatest".

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 1 - What the Bible says about the Prophet of Islam

A lecture by Ahmed Deedat

Text of a lecture delivered by the author in the early 1970's.

## A Saying of Allah

SAY: "DO YOU SEE? WHETHER THIS MESSAGE BE FROM ALLAH AND YET YOU REJECT IT, AND A WITNESS FROM AMONG THE CHILDREN OF ISRAEL (This refers to Moses. See Abdullah Yusuf Ali's commentaries Nos. 4783/4 to this verse.) BORE WITNESS OF ONE LIKE HIM..." (SURA AHQAF Holy Qur'ân 46:10.)

Mr. Chairman, Ladies and Gentlemen, The subject of this evening's talk - "What the Bible says about MUHAMMAD (Peace be upon him)" - will no doubt come as a surprise to many of you because the speaker is a Muslim. How does it come about that a Muslim happens to be expounding prophecies from the Jewish and Christian Scriptures?

As a young man, about 30 years ago, I attended a series of religious lectures by a Christian theologian, a certain Rev. Hiten, at the "Theatre Royal", Durban in South Africa.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



Un-lettered Prophet........................................................22
Important note...............................................................22
Grave warning ...............................................................23

**4- New Testament also confirms ............25**

Baptist contradicts Jesus...................................................25
Three questions!.............................................................26
"That Prophet" ...............................................................27
The acid test...................................................................28
The Greatest! .................................................................28
Come let us reason together...............................................30

**5 - Muhammad in the Bible ....................32**

What Bible says about the advent of Muhammad.............32
Blessings of Ishmael and Isaac .........................................32
Muhammad- the promised Prophet ..................................34
The awaited Prophet was to come from Arabia.................34
Beloved of God...............................................................35
Muhammad's migration from Makkah to Madinah...........35
The Qur'an foretold in the Bible? ......................................36
That Prophet- Paraclete- Muhammad...............................38
Was the shift of religious leadership prophesied? .............39
Out of context coincidence? ..............................................41

**6 - Christianity not a universal religion 42**

The God of the Bible is National God..............................46

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# Contents

**1 - What the Bible says about the Prophet of Islam ........................................ 5**

A Saying of Allah ........................................ 5

Pope or Kissinger? ........................................ 6

Lucky Thirteen ........................................ 7

Why Nothing? ........................................ 7

Not one by name! ........................................ 8

What is Prophecy? ........................................ 9

Prophet Like Moses ........................................ 10

Three Unlikes ........................................ 11

**2 - Eight irrefutable arguments ............ 12**

(1) Father and mother ........................................ 12

(2) Miraculous birth ........................................ 12

(3) Marriage ties ........................................ 13

(4) Jesus rejected by his people ........................................ 13

(5) "Other-worldly" kingdom ........................................ 14

(6) No new laws ........................................ 15

(7) How they departed ........................................ 17

(8) Heavenly abode ........................................ 17

**3- Further proofs regarding Muhammad (peace be upon him) ........................................ 18**

Ishmael the first born ........................................ 18

Arabs and Jews ........................................ 19

Words in the mouth ........................................ 19

The faithful witness ........................................ 21

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Publisher : Abdul Jabbar

Printed at : Haji Hanif And Sons Printing Press Lahore

Printed in : 2010

Price : Rs. 120/-

27249

ISBN : 978 - 969 - 534 - 188 - 9

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# MUHAMMAD ﷺ IN THE BIBLE

Ahmad Deedat

www.KitaboSunnat.com

BEACON BOOKS
Beacon Books
• Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore.
042-37320030
• Gulgasht Multan. Ph: 061-6520790, 6520791
E-mail: info@beaconbooks.com.pk
Web: www.beaconbooks.com.pk

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# MUHAMMAD صلى الله عليه وسلم IN THE BIBLE

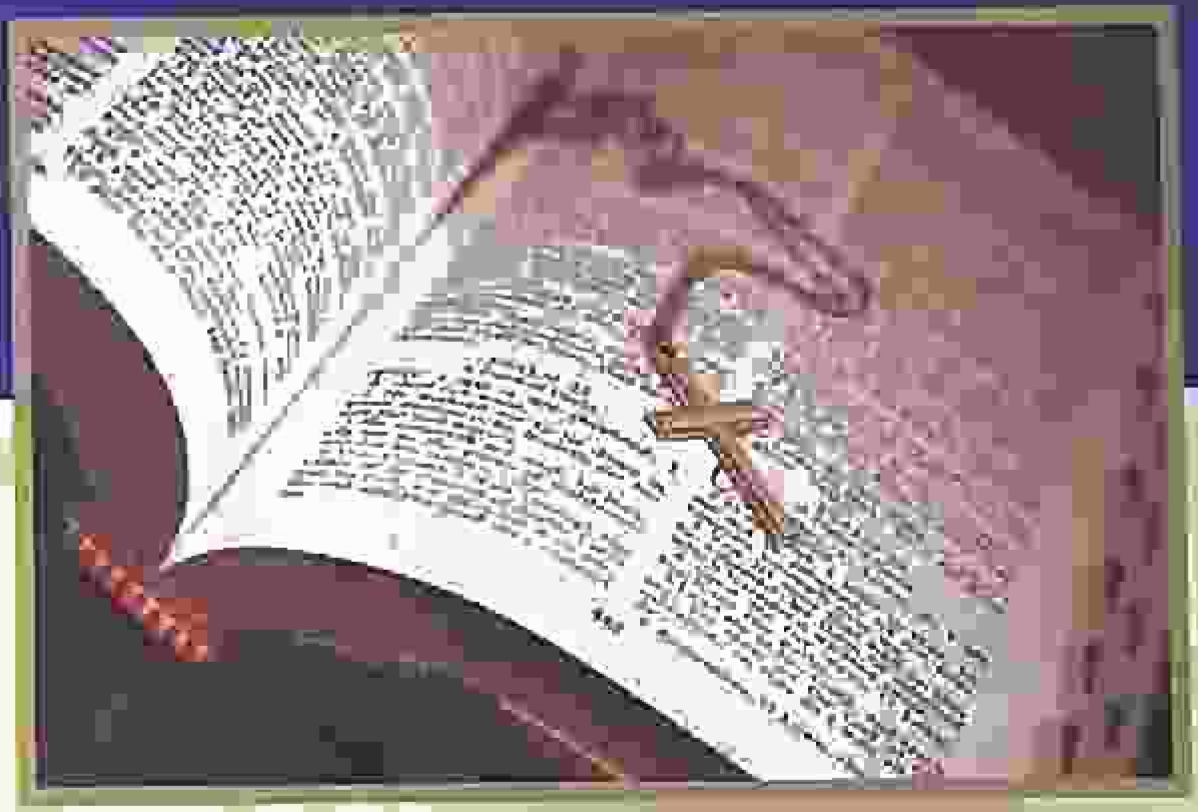

**Ahmad Deedat**

291 ق 129
*27249-EU-64*
Islam-Research

BEACON BOOKS
...ooks
...ar, Lahore
042-37320030
49-B, Gulgasht, Multan 061-6520790-1
info@beaconbooks.com.pk www.beaconbooks.com.pk
9789695341889